لي خمسة اطفي بها حر الوباء الحاطمة

المصطفى والمرتضى وابناهما والفاطمة

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

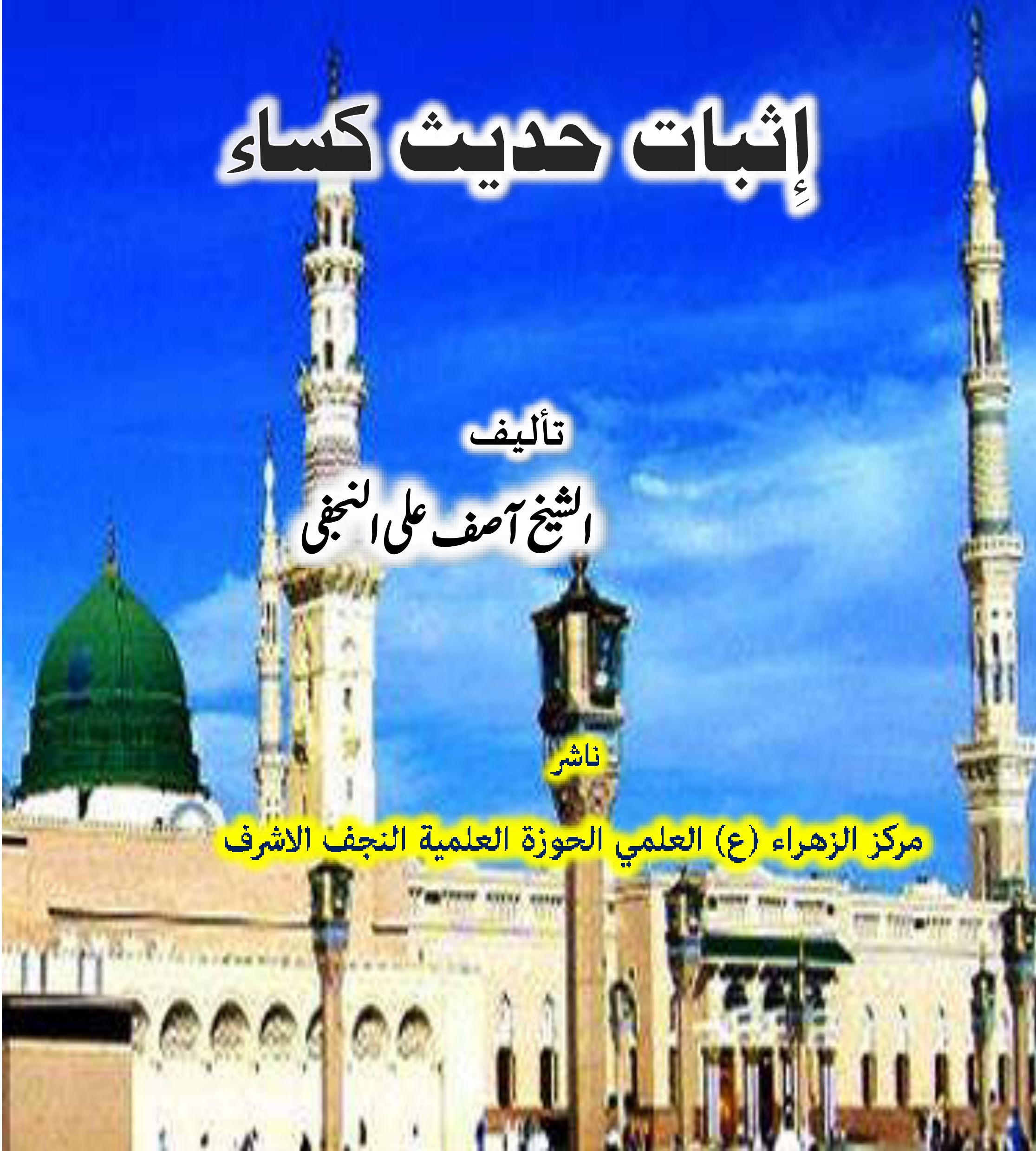
إِثبات حديث كساء

تأليف

الشيخ آصف على النجفى

ناشر

مركز الزهراء (ع) العلمي الحوزة العلمية النجف الاشرف



نام کتاب	اِثبات حدیث کساء
تالیف	الشیخ آصف علی نجفی
نظر ثانی	السید نسیم عباس کاظمی صاحب
معاون	الشیخ فیاض حسین جوادی صاحب
ناشر	مرکز الزہراءؑ العلمی الحوزہ العلمیہ نجف الاشرف
سال اشاعت	2019
تعداد	1000

ملنے کا پتہ

حوزہ علمیہ نجف الاشرف۔ عراق

فون: 8423 925 750 964+

+964 751 094 0521

فہرست

فہرست

نمبر شمار عنوان صفحہ

فہرست

فہرست

نمبر شمار | عنوان | صفحہ

انتساب

میں اپنی اس مختصر سی تحریر کو سیدة الکونین ام الحسن والحسین علیہما السلام صدیقہ الکبریٰ سیدہ فاطمۃ الزھرا علیہا السلام کے نام انتساب کرتا ہوں۔

خدا مجھے اس تحریر کے صدقے شفیعہ روز جزا جناب سیدہ فاطمۃ الزھرا سلام اللہ علیھا کی شفاعت نصیب فرمائے۔

تقریظ

آیت اللہ الشیخ حسن رضا غدیری (مد ظلہ العالی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ والصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وعَلَى آبائهِ الطيبين وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرا.أَمَّا بَعْدُ:

حدیث کساء کی عظمت افادیت معنویت روحانیت اور آثار کسی اضافی دلیل کے محتاج نہیں اس مبارک ومقدس حدیث کا مضمون ہی اس کی پاکیزہ حیثیت کا ثبوت دیتا ہے اہلبیت علیہم السلام اطہار ؑ کا ایک چادر میں اکٹھا ہونا اسی طرح ایک قرآنی آیت کے نزول کا سبب بنا جس طرح ان مقدس و معصوم ہستیوں کے دیگر اعمال کتاب اللہ کی آیات مبارکہ کے اسباب النزول قرار پائے ۔

چنانچہ آیت مبارکہ تطہیر اس سلسلہ میں امتیازی حوالہ کی امین ہے حدیث کساء کی اہمیت اس کی موضوعی اثر گزاری کے تناظر میں عقیدہ توسل کی قرآنی حیثیت کی مظہریت رکھتی ہے، ہمارے اعاظم واکابر علماءنے اس سلسلہ میں بھرپور علمی و تحقیقی کارنامے سرانجام دیئے۔اور اس کی عملی حیثیت عیاں راچہ حاجت بہ بیاں کا مصداق ہے۔

جن ہستیوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان وسیلہ قرار دیاہے ان کے توسط سے مانگی جانے والی دعائیں یقیناًشرف استجابت پاتی ہیں اور ان کا ذکر یقیناًعبادت کا پاکیزہ عنوان ہے۔کتاب حاضر حدیث کساء کے اثباتی پہلو کی بابت ایک مستحسن کاوش ہے، جس میں جناب مستطاب مولانا الشیخ آصف علی صاحب زید توفیقہ نے اپنی فکری وعلمی توانائیاں بروئے کار لاکر مستندات کو مرتب کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس تحقیقی جدوجہد کو اپنی بارگاہ الٰہی میں قبول فرمائے اور اس مبارک حدیث کی تلاوت کرنے والوں کو اس کے فیوضات سے بہرہ ور ہونے کی عزت عطا فرمائے۔

العبد حسن رضا الغدیری

29 رجب 1439ھ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلى نعمه كلها، الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلى حلمه بعد علمه وعلى عفوه بعد قدرته، ونحمده ونصلي على حبيبه ونجيبه سيدنا ونبينا وحبيب قلوبنا أبي القاسم المصطفى محمد وعلى آله الطيبين الطاهرين الذين أذهب الله عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا!

خداوند کریم نے اہلبیت نبوتؐ کے بابرکت وجود کے صدقے اس کائنات کو وجود بخشا اور اہلبیت نبوتؐ علیہم السلام کے فضائل وکمال کا سرچشمہ کلام الہی کو قرار دیا اور ہماری دائمی ترقی اور سعادت کو انہی کی مودت میں منحصر کیا ہے یہ وہ مقدس خانوادہ ہے جس کی رضا رضائے الٰہی کا مظہر ہے اور یہی خانوادہ حاملین وحی الہی معدن رسالتؐ اور ملائکہ کے نزول کا مرکز پیکر رحمت خداوندی اور مخلوق الہی پر حجت الہی ہیں امام حسن عسکری علیہ السلام (شہادت 260ھ) فرماتے ہیں:

« نَحْنُ حُجَّةَ اللهِ عَلَيْكُمْ » (تفسير أطيب البيان: علامة السيد عبد الحسين طيب)

ہم تمھارے اوپر خدا کی طرف سے حجت ہیں اور خداوند کریم نے اس مقدس خانوادہ کی عفت و عصمت اور طہارت کو چار چاند لگانے کے لیے آیت تطہیر کا نزول فرمایا ہے اور پھر اپنے حبیبؐ کے ذریعے آیت تطہیر اور اصحاب کساء علیہم السلام کی نشاندہی کروائی ہے۔

کتب فریقین سے ثابت ہے کہ آیت تطہیر کے نزول کے بعد کئی ماہ تک نبی کریمؐ جناب زہرا علیہا السلام کے دروازہ اقدس پر آیت تطہیر کی تلاوت کرتے رہے تاکہ میری امت کو معلوم ہو جائے کہ آیت تطہیر اور حدیث کساء کے وارث علی علیہ السلام، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور ان کی معصوم اولاد ہیں اور نبی کریمؐ نے حدیث کساء میں پنجتن پاکؑ کے تعارف کا مرکز اور محور جناب صدیقۃ الکبری فاطمہ زہراؑ کو قرار دیا ہے اور اصحاب کساء علیہم السلام کا تعارف اس طرح سے کرایا:

« هُم فَاطِمَةُ وَأَبُوها وَبَعلُهَا وَبَنوهَا » اس چادر تطہیر کے نیچے فاطمہؑ ہے فاطمہؑ کا بابا ہے اور فاطمہؑ کا شوہر ہے اور فاطمہؑ کے دو فرزند ہیں۔

جناب فاطمہؑ کے ذریعے تعارف کرا کے یہ بتانا مقصود تھا کہ اہلبیت علیہم السلام نبی فقط وہی ہیں جن کا رشتہ جناب زہراؑ کے ساتھ ہے اور جب اغیار نے اہلبیت نبوت علیہم السلام کے اس شرف و کمال کو دیکھا تو اس فکر میں ڈوب گئے کہ کسی طریقے سے ان کے فضائل و کمال میں تشکیک پیدا کر کے غیرت مند انسانیت کے پاکیزہ قلوب سے ان کی عظیم منزلت کو محو کیا جا سکے تو انہوں نے اس ناپاک سازش کو کامیاب بنانے کیلئے من گھڑت قسم کی روایات کا سہارا لے کر آیت تطہیر کے شان نزول میں اغیار کو شامل کرنے کے لیے سعی لا حاصل کی جیسا کہ خداوند کریم فرماتا ہے۔

﴿ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِؤُا نُورَ اللَّهِ بِأَفْواهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكافِرُون﴾

(سورة التوبة/32)

یہ لوگ اپنی پھونکوں سے نور خدا کو بجھانا چاہتے ہیں مگر اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے کے علاوہ کوئی بات نہیں مانتا اگرچہ کفار کو ناگوار گزرے۔ [ترجمہ شیخ محسن علی نجفی]

بندہ ناچیز اس کتابچہ (اِثبات حدیث کساء) کے ذریعے اغیار کے شبہات کو دور کر کے اصحاب کساء علیہم السلام کی بارگاہ عالیہ میں شفاعت کا طلبگار ہوا ہے۔

خداوند کریم سے دعا کرتا ہوں کہ وہ بحق اصحاب کساء علیہم السلام تمام مراجع عظام بالخصوص آیت اللہ العظمیٰ آقای بشیر حسین النجفی کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور قارئین میرے حق میں دعا فرمائیں کہ خدا مجھے علوم آل محمد علیہم السلام کی دولت سے مالا مال فرمائے اور مذہب حقہ کا دفاع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خادم اہلبیتؑ آصف علی نجفی

﴿ إِنَّما يُريدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهيراً ﴾

(سورة الاحزاب/33)

ترجمہ: بس اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ اے اہلبیت (اطہار) علیہم السلام تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور اس طرح پاک وپاکیزہ رکھے جیسے پاک وپاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔

(ترجمہ السید ذیشان حیدر جوادی)

عصمت کی تعریف:

اس آیت مجیدہ میں کلمہ انما حصر پر دلالت کرتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کا تکوینی اور حتمی ارادہ ہے جو اہلبیت علیہم السلام کیساتھ مخصوص ہے کیونکہ اگر ارادہ تکوینی مرادنہ ہوتا اور صرف پلدی اور نجاست سے دور رہنے کی دعوت ہوتی یہ تو تمام انسانوں کو دی گئی ہے یعنی گناہوں سے دوری تمام انسانوں سے مطلوب اور مقصود ہے۔

قدوۃ الصالحین علی خان شیرازی (المتوفی 1120ھ) نے اپنی کتاب ریاض السالکین میں عصمت کی تعریف کچھ اس طرح سے کی ہے۔

«العصمة لطف يفعله الله بالمكلف بحيث لايكون معه داع الى فعل المعصية مع قدرته عليها»

ترجمہ: عصمت وہ لطف الہی ہے جو اللہ تعالیٰ مکلف کو عطا کرتا ہے جس سے مکلف میں معصیت خداوندی کی کوئی رغبت نہیں رہتی جبکہ مکلف معصیت پر قادر ہوتا ہے۔

علماء اسلام نے آیت تطہیر کے معنوں میں اختلاف کیا ہے، علماء اہلسنت نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے: "اے اہلبیت رسول علیہم السلام " اللہ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ تم سے ہر برائی اور گناہ کی نجاست کو دور کرے اور تمھیں ایسے پاک وپاکیزہ کرے جیسے پاک وپاکیزہ کرنے کا حق ہے گویا کہ ان کے نزدیک آیت تطہیر کے نزول سے پہلے یہ ہستیاں معصوم عن الخطانہ تھیں اور خداوند کریم نے آیت تطہیر کو نازل کرنے کے بعد انہیں عصمت وطہارۃ کی سند عطا فرمائی ہے۔

جواب 1: ہم ایسی فکر رکھنے والے حضرات کی خدمت میں سوال کرتے ہیں خداوند کریم نے سورہ رحمان میں ارشاد فرمایاہے:﴿ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴾ (سورة الرحمان/7)

ترجمہ: خداوند کریم نے آسمان کو بلند کیا اور عدل انصاف کا ترازو قائم کیا۔

ہم اتنا ہی سوال کرتے ہیں کیا آسمان پہلے نیچے تھا اور خداوند نے اپنے ملائکہ کے ذریعے اسے بلند کیا حالانکہ اس ترجمہ کے ساتھ کوئی بھی مکتب فکر موافقت نہیں کرے گا بلکہ اس آیت کا صحیح ترجمہ ہر مکتب فکر کے نزدیک یہی ہو گا خدا نے آسمان کو بلند ہی پیدا کیا ہے اور جب نظیر قرآنی موجود ہے تو آیت تطہیر کا یہ ترجمہ کیوں نہیں کیا جا سکتا یعنی یطھرکم کا معنی خدا نے اصحاب کساء علیہم السلام کو پاک و پاکیزہ ہی پیدا کیا۔

جواب 2: خداوند کریم نے جناب ابراہم خلیل اللہ اور جناب اسماعیل ذبیح اللہ سے فرمایا:

﴿ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴾ (سورة البقرة/125)

ترجمہ: آپ دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کے لیے اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھیں۔

جب خدا نے بیت اللہ کی تطہیر کا ارادہ کیا تو آیت تطہیر طھرا بیتی نازل فرمائی جب اہلبیت علیہم السلام کی تطہیر کا ارادہ کیا تو آیت تطہیر﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ نازل فرمائی اب طھرا بیتی کا معنی یہ ہو گا میرے گھر کو پاک رکھو۔

اب آیت تطہیر میں لفظ یطھرکم کا معنی یہی ہو گا کہ وہ تمہیں پاک رکھے خدا نے بیت کی تطہیر کا کام رسولوں کے سپرد کیا اور اہلبیت علیہم السلام کی تطہیر اپنے ذمہ رکھی اب آیت تطہیر کا مطلب یہ ہوا اللہ کا ارادہ ہے کہ اے اہلبیت علیہم السلام رسولؐ تمام فضائل و کمالات تمھارے دروازے پر خیمہ زن ہوں اور سب برائیاں اور نحوستیں تم سے دور ہوں۔

کیاازواج رضی اللہ عنہم نبی[ص] اہلبیت علیہم السلام میں شامل ہیں؟

جب کتب تاریخ، احادیث اور تفاسیر کا مطالعہ دقت سے کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے اہلبیت علیہم السلام نبیؐ وہی ہیں جن کی عصمت اور طہارت پر نص قرآنی دلالت کر رہی ہے اور آیت تطہیر کی مصداق فقط وہی مقدس ہستیاں ہیں جن پر نبیؐ کے بعد صدقہ حرام ہے اور جن پر صلوات بھیجنا واجب ہے جیسا کہ امام شافعی (المتوفی 204ھ) اہلبیت علیہم السلام رسولؐ کی مدحت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

يا أهل بيتِ رسولِ اللهِ حبكمُ	فَرْضٌ مِنَ اللَّهِ في القُرآنِ أَنْزَلَهُ
يكفيكم منْ عظيمِ الفخرِ أنّكمُ	مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ لا صَلاةَ لَهُ

(ديوان الشافعي، ص35)

ترجمہ: اے اہلبیت رسول علیہم السلام، اللہ نے قرآن میں آپ کی محبت ہمارے اوپر فرض قرار دی ہے آپ کے عظیم رتبہ کیلئے یہی کافی ہے جو آپ پر نماز میں صلواۃ نہیں بھیجتا اس کی نماز باطل ہے۔

ابن حجر مکی کی گواہی:

المحدث احمد بن حجر حیثمی مکی متوفی 974ھ اپنی کتاب صواعق المحرقہ کے صفحہ 143 پر آیت تطہیر کے ضمن میں لکھتا ہے: « إنَّ أكثَرَ المفسِّرين عَلَى أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْن عليهم السلام لتذكير ضمائر عَنْكُمُ »

ترجمہ: اکثر مفسرین کے نزدیک آیت تطہیر علی علیہ السلام فاطمہؑ حسن اور حسین علیہما السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے کیونکہ آیت تطہیر میں ضمائر جمع مذکر کی آئی ہیں یعنی عنکم ہے نہ کہ عنکن ویطھرکم ہے نہ کہ یطھرکن۔

زید بن علی بن الحسین علیہ السلام (تاریخ شہادت 121ھ) کی گواہی:

آپ آیت تطہیر کی تفسیر کے ضمن میں فرماتے ہیں: « إنَّ جُهَّالًا مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنَّمَا أَرَادَ بِهَذِهِ الْآيَةِ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ وَقَدْ كَذَبُوا وَأَثِمُوا لَوْ عَنَى بِهَا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ لَقَالَ: لِيُذْهِبَ عَنْكُنَّ الرِّجْسَ وَيُطَهِّرَكُنَّ

تَطْهِيراً، وَلَكَانَ الْكَلَامُ مُؤَنَّثاً كَمَا قَالَ وَاذْكُرْنَ ما يُتْلى فِي بُيُوتِكُنَّ....» (تفسير القمي، ج2، ص168 علي بن إبراهيم القمي)

ترجمہ: زید بن علی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں جاہل لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ آیت تطہیر ازواج نبیؐ کی شان میں نازل ہوئی ہے وہ لوگ جھوٹے اور گنہگار ہیں اگر یہ آیت ازواج نبیؐ کی شان میں نازل ہوتی تو فرمان الٰہی اس طرح ہوتا۔

« لِيُذْهِبَ عَنكُنَّ الرِّجْسَ وَيطَهِّرَكُنَّ تَطْهِيرًا » ضمائر مذکر کی بجائے ضمائر مؤنث آتیں جس طرح آیت تطہیر سے پہلی اور بعد والی آیات میں ضمائر جمع مؤنث کی آئی ہیں۔ مثلاً

﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿٣٣﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿٣٤﴾ ﴾ (سورة الأحزاب/33-34)

اعتراض: لفظ اہلبیت علیہم السلام لفظاً مذکر ہے اور معناً مؤنث ہے اس لیے لفظ اہلبیت علیہم السلام مذکر کی رعایت کرتے ہوئے خداوند کریم نے مذکورہ آیت تطہیر میں ضمائر مؤنث کی نہیں لائی؟

جواب: خداوند کریم نے جب جناب مریم سلام اللہ علیہا کی عصمت وعفت وطہارۃ کا تذکرہ کرنا چاہا تو جناب مریمؑ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

﴿ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ﴾ (سورة آل عمران/42)

ترجمہ: اس وقت کو یاد کرو جب ملائکہ نے جناب مریمؑ سے خطاب کیا اے مریمؑ بے شک اللہ نے آپؑ کو منتخب کیا ہے اور آپؑ کو عفت اور عصمت کے لباس سے ملبوس کیا ہے اور دنیا کی تمام عورتوں پر آپؑ کو سرداری عطا کی ہے۔

نوٹ: نبی کریمؐ فرماتے ہیں: « ابْنَتِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مِنَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ »

(أمالي الصدوق)

میری بیٹی فاطمہؑ اولین اور آخرین کی تمام عورتوں کی سردار ہے۔

توجہ فرمائیں:

آیت تطہیر میں لفظ مریم لفظاً مذکر ہے، اور معناً مونث ہے اور خداوند کریم نے جناب مریم ؑ کو خطاب کرتے ہوئے مونث کی ضمائر استعمال کی ہیں « أصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ » میں (ک) ضمیر مؤنث حاضرہ کی ہے معترض کے قول کے مطابق اگر لفظ اہلبیت علیہم السلام لفظاً مذکر ہے۔

اور معنا مؤنث ہے تو لفظ اہلبیت علیہم السلام کے لیے بھی لفظ مریمؑ کی طرح ضمائر مؤنث استعمال ہونی چاہئے تھی یعنی عنکن الرجس ویطھرکن ضمیر مؤنث ہوتیں۔

اہلبیت نبوت علیہم السلام کی عصمت اور طہارت کو بیان کرتے وقت خداوند کریم کا مذکر ضمائر کالانا اس دعوی کی دلیل ہے کہ آیت تطہیر میں صنف تذکیر کو صنف تانیث پر غلبہ حاصل ہے۔

چونکہ آیت تطہیر کے نزول کے وقت نبی کریمؐ کی 8 یا 9 بیویاں حین حیات تھیں اور کثرت کو قلت پر غلبہ دیا جاتا ہے نہ قلت کو کثرت پر۔

پس خداوند کریم نے اہلبیت علیہم السلام کی عصمت وعفت وطہارۃ اور ان کے فضائل وکمال کو اجاگر کرنے کے لیے آیت تطہیر کو ان کی شان میں نازل کیا ہے۔

زید بن ارقمؓ (التوفی 68ھ) کی گواہی:

« مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ نِسَاؤُهُ؟ قَالَ: لَا وَايْمُ اللَّهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا، فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا ».

(صحيح مسلم، باب علي ابن ابي طالب، ج7، ص123)

ترجمہ: حصین نے زید بن ارقمؓ صحابی رسولؐ سے پوچھا کیا ازواج نبیؐ بھی اہلبیت علیہم السلام میں سے ہیں تو زید بن اَرقم

نے جواب دیا نہیں خدا کی قسم بیوی ایک عرصہ تک اپنے شوہر کے ساتھ رہتی ہے (اور پھر کبھی ناچاکی اور نااتفاقی کی وجہ سے) وہ اسے طلاق دے دیتا ہے اور وہ اپنے قوم اور قبیلہ کی طرف پلٹ جاتی ہے۔

پھر حصین نے زید بن اَرقم سے سوال کیا و من اهل بيته ؟ نبی کریمؐ کے اہلبیت علیہم السلام کون ہیں ؟

زید بن ارقمؓ حصین کو جواب میں فرماتے ہیں:

« أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِّمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَه » ترجمہ: آپؐ کے اہلبیت علیہم السلام آپؐ کے وہ حقیقی قرابت دار ہیں جن پر آپؐ کے بعد صدقہ حرام ہے۔

نبی کریمؐ فرماتے ہیں: « الصدقة هي اوساخ النّاس فلا يحل لمحمّد وآل محمّد »

(معجم الأوسط، الطبراني)

ترجمہ: صدقہ لوگوں کی میل کچیل کی مانند ہے لہذا یہ محمدؐ و آل محمد پر حرام ہے۔

سوال: کیا پھر حصین نے زید بن ارقم سے یہ سوال نہیں کیا کہ:

« وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ»

ترجمہ: اے زید نبی کریمؐ کے اہلبیت علیہم السلام کون ہیں؟ کیا آپؐ کی بیویاں اہلبیت علیہم السلام میں سے نہیں ہیں کیا زید بن ارقم نے یہ جواب نہیں دیا: « نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ » نبی کریمؐ کی بیویاں اہلبیت علیہم السلام میں سے ہیں۔

جواب: اصل عبارت کچھ اس طرح سے ہے: « نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ »

(تفسير فتح القدير محمد بن علي بن محمد الشوكاني المتوفي 1250ھ / صحيح مسلم، باب فضائل علي ابن ابى طالب، رقم الحديث2408)

ترجمہ آپؐ کی بیویاں اہلبیت علیہم السلام میں سے ہیں لیکن آپؐ کے حقیقی اہلبیت علیہم السلام وہ ہیں جن پر آپؐ کے بعد صدقہ حرام ہے۔

اس روایت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ زید بن اَرقم سے حصین نے استفهام انکاری کی شکل میں سوال کیا اور کہا اے

زید کیا نبیؐ کی بیویاں آپؐ کے اہلبیت علیہم السلام میں سے نہیں ہیں پھر زید بن ارقمؓ نے لکن استدراکیہ لگا کے اس حقیقت کو واضح اور عیاں کر دیا کہ آپ کے حقیقی اہلبیت علیہم السلام وہی ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے۔

اعتراض: آیت تطہیر ازواج نبیؐ کی شان میں نازل ہوئی ہے کیونکہ آیت تطہیر سے پہلے اور بعد والی آیات میں ازواج نبیؐ کا تذکرہ ہے درمیان والی آیت کس طرح اصحاب کساء علیہم السلام کی شان میں ہو سکتی ہے؟

جواب: اولا قرآن مجید میں کئی ایسے مقامات ہیں جہاں ایک تذکرہ کے بعد دوسرا تذکرہ شروع ہو جاتا ہے اور پھر بات پہلے تذکرہ کی طرف پلٹ جاتی ہے اور یہی فصاحت وبلاغت ہے۔

مثلا خداوند کریم نے قرآن مجید میں جناب لقمانؑ کی وصیتوں کا تذکرہ کیا ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے سے کی تھیں: ﴿ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴾ (سورة لقمان/13)

ترجمہ: اے بیٹا کسی کو خدا کا شریک نہ بنانا شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ ﴾

(سورة لقمان/14)

ترجمہ: ہم نے انسان کو ماں باپ کے بارے میں نیکی کی وصیت کی ہے کہ اس کی ماں نے دکھ پر دکھ سہہ کر اسے اپنے شکم میں رکھا اور اس کے دودھ پینے کی مدت دو سال کی پھر جناب لقمانؑ کی وصیت کی طرف رخ کیا گیا۔

﴿ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴾ (سورة لقمان/16)

ترجمہ: بیٹا نیکی یا بدی ایک رائی کے دانے کے برابر ہو اور کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمانوں پر ہو یا زمینوں کی گہرائیوں میں ہو تو خدا روز قیامت ضرور اسے حاضر کرے گا وہ لطیف بھی ہے اور خبیر بھی ہے۔

جواب: ثانیاً آیت تطہیر کا عنوان اہلبیت علیہم السلام ہے، جو ازواج اور نساء کے عنوان سے مختلف ہے، ان آیات کا

سلسلہ: ﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴾ (سورة الأحزاب/28)

سے شروع ہوتا ہے، پھر لفظ ازواج لفظ نساء میں تبدیل ہو گیا ہے۔

اور آیت تطہیر کا عنوان اہلبیت علیہم السلام ہی ہو گیا ہے جو اس بات کی علامت ہے الفاظ کے مفاہیم اور مصادیق بھی الگ الگ ہیں، پھر قابل توجہ بات یہ ہے کہ ازواج نبیؐ کا احترام و تقوی اور اطاعت خدا کے ساتھ مشروط ہے جیسے:

﴿ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴾ (سورة الأحزاب/32)

ترجمہ: اے ازواج نبیؐ اگر تم تقوی اختیار کرو تو تمھارا مرتبہ کسی عام عورت جیسا نہیں ہے، لہذا کسی آدمی سے لگی لپٹی باتیں مت کرنا، جس کے دل میں بیماری ہو اسے لالچ پیدا ہو جائے اور ہمیشہ نیک باتیں کیا کرو۔

جواب: ثالثاً روایات صریحہ اور صحیحہ کے ہوتے ہوئے سیاق سے استدلال کرنا خلاف منطق ہے، کیونکہ سیاق آیات سند نہیں ہوتا اس لیئے کہ قرآن کریم کسی کی تصنیف یا تالیف نہیں ہے کہ اس میں سیاق کلام کا لحاظ رکھا جائے۔ (حاشیہ ترجمہ ذیشان حیدر جوادی)

اعتراض: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ جناب سارہ سلام اللہ علیہا پر بھی لفظ اہلبیت علیہم السلام کا اِطلاق ہوا ہے ارشاد رب العزت ہے۔

﴿ قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴾ (سورة هود/73)

ترجمہ: فرشتوں نے کہا: کیا حکم خدا پر تعجب کرتی ہو، یہ خدا کی رحمت اور برکتیں ہیں تم اہلبیت علیہم السلام پر، کیونکہ خدا حمید و مجید ہے۔ (ترجمہ سید صفدر حسین نجفی)

جب انبیاء کی بیویاں ان کی اہلبیت علیہم السلام میں سے نہیں ہیں تو پھر خالق کائنات نے حضرت ابراہیمؑ کی زوجہ محترمہ کو

لفظ اہلبیت علیہم السلام کے ساتھ کیوں خطاب کیا؟

جواب: حضرت « **سارة بنت هاران بن ياحور بن ساروع بن ارعوى بن فالغ وهي ابنة عم ابراهيم**».

(**مجمع البيان، ج5، ص179، مصنف أبو الفضل بن حسن الطبرسي المتوفي 584ھ/ تفسير عبد الله شبر المتوفي 1242ھ**)

فرماتے ہیں کہ: « **جعلت من أهل بيته لأنها ابنة عمه** »جناب سارہؑ پر لفظ اہلبیت علیہم السلام کا اطلاق اس لیے ہوا ہے کہ وہ جناب ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی بیٹی تھیں۔

ترجمہ: جناب سارہؑ ام اِسحاقؑ جناب ابراہیم ؑ کے چچا کی بیٹی تھی اس لیے انہیں لفظ « **عليكم أهل البيت** »کے ساتھ خطاب کیا گیا ہے۔

یعنی وہ تو پہلے سے ہی جناب ابراہیم علیہ السلام کے خانوادہ کی افراد اعلیٰ میں سے تھیں لہذا نہیں لفظ اہلبیت علیہم السلام کے ساتھ خطاب کیا جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔

نوٹ! جب جناب سارہؑ کو جناب اسحاقؑ کی ولادت کی خوش خبری سنائی گئی تو اس وقت جناب ابرہیمؑ کی عمر مبارک 100 سال سے زائد تھی اور جناب سارہ سلام اللہ علیھا کی عمر 90 سال کے قریب تھی اسی وجہ سے بچے کی ولادت کی خبر سن کر تعجب کا اظہار کیا میں تو بوڑھی ہو چکی ہوں تو خالق نے فرمایا کہ تجھے تعجب کرنے کی کیا ضرورت ہے تمھارے اوپر میری رحمت اور برکت ہے۔

اعتراض: نبی کریمؐ نے جناب سلمان فارسیؓ کے متعلق فرمایا ہے کہ سلمانؓ ہمارے اہلبیت علیہم السلام میں سے ہے جب سلمانؓ صحابیِ رسول ہونے کی حیثیت سے فرمان نبوی کے تحت اہلبیت علیہم السلام میں شامل ہے تو ازواج رسولؐ اہلبیت علیہم السلام میں شامل کیوں نہیں ہو سکتیں؟

جواب: لفظ اہلبیت علیہم السلام مشترک لفظی ہے ایک ہی استعمال میں اس کے تمام معانی مراد نہیں لیئے جا سکتے لہذا قرائن کے ذریعے معلوم کرنا پڑے گا کہاں کون سا معنی مراد ہے۔

نبی کریمؐ نے جناب سلمان محمدیؓ کی شرافت وبزرگی خلوص نیت اور معرفت الٰہی کو اس کمال کی منزلت پر پایا جس

کی مثال جناب سلمانؓ خود تھے تو نبی کریمؐ نے جناب سلمان محمدیؓ کو اپنے اہلبیت علیہم السلام کی طرف اطلاق شرفی کی بناء پر منسوب کیا ہے جیسے ہم اس زمانہ میں کسی بزرگ کو اس کی شرافت اور تقوی الہی کی بنا پر اسے اپنے خانوادہ کا فرد شمار کر لیتے ہیں لیکن تاریخ کا سینہ اس حقیقت سے خالی ہے کہ سلمان محمدیؓ نے کسی موقع پر یہ دعوی کیا ہو کہ میں اہلبیت علیہم السلام رسولؐ میں سے ہوں۔

خلاصۃ البحث:

آیت تطہیر کی رو سے امہات المومنینؓ کا اہلبیت علیہم السلام نبیؐ میں شمار ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے کیونکہ یہ آیت اصحاب کساء علیہم السلام کے ہی حق میں نازل ہوئی ہے۔ جیسا کہ کتب تاریخ احادیث اور تفسیر اس پر شاہد ہیں۔

اعتراض: خداوند کریم نے اصحاب بدر کی شان میں بھی آیت تطہیر نازل فرمائی ہے جس میں ان کی عظمت اور طہارت کا تذکرہ کیا ہے تو اصحاب کساء علیہم السلام کی شان میں آیت تطہیر کا نازل ہونا کوئی فخر کی بات نہیں ہے؟

جواب: خداوند کریمؐ نے اصحاب بدر (غزوہ بدر 2ھ) کی طہارت کا تذکرہ کچھ اس انداز سے کیا ہے۔

﴿ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ﴾ (سورة الانفال/ **11**)

ترجمہ: اس وقت کو یاد کرو جب خدا تم پر نیند کو غالب کر رہا تھا جو تمھارے لیئے باعث سکون تھی اور آسمان سے پانی نازل کر رہا تھا تا کہ تمھیں پاکیزگی نصیب ہو جائے اور تم سے شیطان کی نجاست دور ہو جائے اور تمہیں اطمینان قلب حاصل ہو جائے اور تمھیں راہ خدا میں ثابت قدمی نصیب ہو جائے۔

مفسرین اسلام نے اپنی اپنی کتب تفاسیر میں اس واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح سے بیان کی ہے کہ جنگ بدر میں بعض مجاہدین اسلام کو احتلام ہو گیا تھا اور پانی پر دشمن کا قبضہ تھا تو خداوند کریم نے اپنے لطف کرم سے مجاہدین اسلام کے غسل جنابت کرنے کے لیئے بارش برسائی جس سے انہوں نے غسل جنابت کر کے اپنے بدنوں کو شیطانی نجاست سے پاک کیا اور یہ ہے رجز شیطان کو دور کرنے کی تفسیر اس واقعہ کو اہلبیت علیہم السلام رسول کی

عصمت اور طہارت سے قیاس کرنا مع الفارق ہو گا۔

خداوند کریم نے آیت تطہیر کی ابتدا میں کلمہ انما حصر لگایا ہے ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ یعنی جو ہستیاں انما کلمہ حصر کے حصار میں آچکی ہیں وہ عصمت، عفت اور طہارت و پاکیزگی میں اپنی مثال آپ ہیں خداوند کریم نے اس مقدس خانوادہ کو دنیا کے تمام نقائص اور عیوب سے پاک و پاکیزہ خلق فرمایا ہے، جس کا تذکرہ ابو زید عبد الرحمن بن محمد ثعالبی المالکی (المتوفی 875 ھ) نے اپنی کتاب جواہر الحسان فی تفسیر القرآن، ج2 ص288 پر کیا ہے:

« الرجس اسم يقع على الاثم و على العذاب و على النجاسات والنقائص فأذهب الله ذلك عن اهل البيت ».

ترجمہ: رجس کا اطلاق ہر گناہ، ہر عذاب، ہر نجاست اور ہر طرح کے نقائص پر ہوتا ہے۔ پس خداوند کریم نے اپنے لطف الٰہی سے اس مقدس خانوادہ کو ان تمام نجاستوں اور کثافتوں سے پاک و پاکیزہ اور مبرہ و منزہ رکھا ہے۔ بھلا دنیا کی کوئی نجاست اور کثافت ان کے قریب کیسے جاسکتی ہے جن کے انوار قدسیہ ہی کو اصلاب طاہرہ اور ارحام مطہرہ میں رکھا گیا ہو کوئی معصیت ایک لمحہ کیلئے بھی ان کے قریب آ نہیں سکتی۔

اعتراض: عکرمہ مولی ابن عباسؓ نے بازار میں یہ اعلان کیا کہ آیت تطہیر ازواج نبیؐ کی شان میں نازل ہوئی ہے؟

جواب1: عکرمہ نے نبی کریمؐ اور امہات المومنینؓ میں سے کسی سے بھی اس روایت کو نقل نہیں کیا کہ آیت تطہیر ازواج نبیؐ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

جواب2: ابن قتیبہ ابی محمد عبد اللہ بن مسلم (المتوفی676) اپنی کتاب المعارف کے صفحہ نمبر 457 پر عکرمہ (المتوفی 15ھ) مولی ابن عباس کے حالات زندگی کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے وکان عکرمہ یری رای الخوارج عکرمہ خوارج کی طرف میلان رکھتا تھا، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ خوارج کے عقائد و نظریات حضرت علی علیہ السلام اور اولاد علی علیہ السلام کے بارے میں نہایت ہی سخت تھے وہ عداوتِ علیؑ کو اپنا دین اور ایمان سمجھتے تھے اور بغض علی علیہ السلام کو اپنی پہچان سمجھتے تھے اور عکرمہ جیسے خارجی ذہن انسان سے یہ بعید ہے کہ وہ اولادِ رسولؐ کی فضیلت اور ان کے مناقب کی روایات نقل کرے۔

عکرمہ کے ناصبی ہونے کے ناطے سے اس کا یہ مذہبی فریضہ تھا کہ وہ صحیح السند روایات کی تکذیب کرے اور اہلبیت رسول علیہم السلام کے فضائل اور مناقب کے مقابلے میں جھوٹی روایات کی تشہیر کرے۔

جواب 3: عکرمہ جھوٹ بولنے میں اپنی مثال آپ تھا۔

« روى جرير عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن حارث قال دخلت على علي ابن عبد الله بن عباس و عكرمة مؤثق على باب كنيف فقلت اتفعلون هذا بمولاكم قال أنها يكذب على أبي » (المعارف القتيبة، ص656)

ترجمہ: عبد اللہ بن حارث بیان کرتا ہے ایک دن میں علی بن عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس گیا تو وہاں میں نے عکرمہ کو مویشیوں کے باڑے کے دروازے پر بندھا ہوا دیکھا تو میں نے اس سے پوچھا تم اپنے غلام کے ساتھ ایسا کیوں کرتے ہو؟

اس نے جواب دیا یہ میرے باپ ابن عباس کے اوپر جھوٹ بولتا ہے، عکرمہ کا جھوٹ بولنا اتنا شہرت پکڑ چکا تھا کہ ہر آقا اپنے غلام سے کہتا تھا ہمارے اوپر ایسا جھوٹ نہ بولنا جیسے عکرمہ اپنے آقا ابن عباس پر جھوٹ بولتا ہے۔

سعید بن مسیب (المتوفی 95ھ) اپنے غلام بردہ سے کہتا ہے: **« يا بردة أياك أن تكذب على كما يكذب عكرمة على ابن عباس»** (كتاب المعارف، ص48)

ترجمہ: اے بردہ میرے اوپر ایسا جھوٹ نہ بولنا جیسے عکرمہ ابن عباس پر جھوٹ بولتا ہے اگر ایسا جھوٹا خارجی ذہن انسان اہلبیت نبی علیہم السلام ؐ کے حق میں جھوٹ بول کر ان کی تنقیص ثابت کرنا چاہتا ہو تو ایسا انسان خدا اور رسولؐ کا مجرم تو ہو سکتا ہے مگر عاشق رسولؐ نہیں ہو سکتا۔

ایسے جھوٹے راوی کی روایت کو موثقہ قرار دینے والے نفسیاتی مریض کو کسی مائنڈ اسپیشلسٹ ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت ہے۔

جناب ام المؤمنین ام سلمیٰؓ کا اعتراف:

حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر القرآن العظیم ص1497 پر رقم طراز ہے کہ: « قَالَتْ أُمُّ سَلَمَة فقَالَ لِي قومي فَتَنَحِيي عن أهل بيتي قَالَتْ فقمت فتنحيت فِي البيت ».

ترجمہ: جب ام سلمیٰؓ نے چادر تطہیر کے نیچے داخل ہونے کی کوشش کی تو آپؐ نے فرمایا آپ میرے اہلبیت علیہم السلام سے جدا ہو جائیں اور ام سلمیٰؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں اہلبیت علیہم السلام نبیؐ سے جدا ہو کر گھر کے کونے میں بیٹھ گئی۔

اعتراض: جب ام سلمیٰؓ نے چادر تطہیر کے نیچے داخل ہونے کی تمنا کی تو نبی کریمؐ نے فرمایا انکِ علی خیر تو خیر پر ہے یعنی تو ہی حقیقی معنوں میں میرے اہلبیت علیہم السلام میں سے ہے۔

جواب: مدعی سست گواہ چست!

جناب ام سلمیٰؓ خود اعتراف کر رہی ہیں نبی کریمؐ نے مجھے « إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ وإِنَّكِ مِنْ أَزْوَاجِ نَبِيِّ » کہہ کر مجھے اہلبیت علیہم السلام کی فہرست سے خارج کیا ہے کیونکہ جناب ام سلمیٰؓ نے نبی کریمؐ سے سوال کیا « ألست من أهل البيت » اے اللہ کے رسولؐ کیا میں اہلبیت علیہم السلام میں سے نہیں ہوں تو آپؐ نے جواب میں فرمایا: « إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ وإِنَّكِ مِنْ أَزْوَاجِ نَبِيِّ وهَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي » (تفسير شواهد التنزيل2، ص153)

ترجمہ: اے ام سلمیٰؓ خدا نے تجھے بہت بڑے مقام سے نوازا ہے اور تم میری بیویوں میں سے ایک وفادار اور نیکوکار بیوی ہو مگر میرے اہلبیت علیہم السلام یہی اصحاب کساء علیہم السلام ہیں (علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ) مفتی صاحبان آپؐ کے اس فرمان کو غور سے پڑھیں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ آپؐ نے جناب ام سلمیٰؓ سے فرمایا: « انك من ازواج النبي » یہ نہیں فرمایا کہ « انكِ من اهل بيتي ».

نگاہ رسالت ماب میں اہلبیت علیہم السلام نبوت کون؟

اب ہم اپنے محترم قارئین کی خدمت میں کتب فریقین سے ان روایات اور احادیث صحیحہ کو پیش کرتے ہیں جو شاہد ہیں کہ آیت تطہیر آل نبیؐ اور اولاد علیؑ میں سے ان معصومین کے حق میں نازل ہوئی ہے جن کو خدا نے ہمارا ہادی مقرر کیا ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی گواہی:

« عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً، وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ (سورة الأحزاب/33) »

(سنن الترمذي، باب فضائل أهل البيت النبي، الحديث3796، ص1037 مصنف أبو محمد بن عيسى (المتوفي 279هـ) / صحيح مسلم، باب فضائل أهل بيت النبي، الحديث2424، ص1039، مصنف أبو الحسن مسلم بن حجاج القشيري النيشاپوري (المتوفي 261هـ)

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت بی بی عائشہ (المتوفیہ 57ھ) بیان کرتی ہیں کہ ایک دن نبی کریمؐ اپنے بیت شرف سے بر آمد ہو رہے تھے اس حالت میں کہ آپ کے دوش مبارک پر سیاہ بالوں کی نقش شدہ چادر تھی اس اثنا میں یکے بعد دیگرے حسن بن علیؑ تشریف لائے نبی کریمؐ نے انہیں اپنی چادر کے نیچے داخل فرمایا پھر اتنے میں حسین ابن علی علیہ السلام تشریف لائے تو نبی کریمؐ نے انہیں بھی اپنی چادر کے نیچے داخل فرمایا پھر اتنے میں جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا تشریف لائیں پھر نبی کریمؐ نے انہیں بھی اپنی چادر کے نیچے داخل فرمایا پھر اتنے میں علی ابن ابی طالب علیہ السلام تشریف لائے پھر نبی کریمؐ نے انہیں بھی اپنی چادر کے نیچے داخل فرمایا۔

جب سب آیت تطہیر کے وارث چادر تطہیر کے نیچے جمع ہو گئے تو اس وقت نبی کریمؐ نے اصحاب کساء علیہم السلام کے اوپر آیت تطہیر کی تلاوت فرمائی **﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾**

ام المؤمنین حضرت ام سلمیٰؓ (المتوفیہ 63ھ) کی گواہی:

« عَنْ أُمِّ سَلَمَى قَالَتْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي رَسُولِ اللَّهِ وَعَلِي وَفَاطِمَةُ وَحَسَنِ وَحُسَيْنِ ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ »

(كتاب مشكل الآثار/ ج1، ص229، مصنف أحمد بن محمد الطهاوي الحنفي)

ترجمہ: ام سلمیٰؓ بیان فرماتی ہیں آیت تطہیر **﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ**

تَطْهِيرًا ﴾ محمد مصطفیؐ، علی المرتضیؑ، فاطمۃ الزہراءؑ، حسن مجتبیؑ اور حسین سید الشہداءؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

نوٹ: جناب ام سلمیٰؓ کا اصلی نام ھند بنت ابی امیہ بن مغیرہ بن عبد اللہ ہے۔

ابو سعید خدریؓ (المتوفی 74ھ) کی گواہی:

1. « قَالَتْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ فِي خَمْسَةٍ فِي رَسُولِ اللَّهِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ».

(ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى، ص24، مصنف علامة محب الدين أحمد بن عبد الله الطبري المتوفي694هـ) / مجمع البيان في تفسير القرآن، ج8-7، ص357، مؤلف الشيخ أبو علي الفضل بن حسن الطبري: ان کا شمار چھٹی صدی ہجری کے علماء اعلام میں ہوتا ہے)

ترجمہ: صحابی رسول ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آیت تطہیر پنجتن پاک کی شان میں نازل ہوئی ہے وہ محمد مصطفیؐ علی المرتضیٰ فاطمۃ الزہراؑ حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور حسین شہید کربلا علیہ السلام ہیں۔

2. « عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَى أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي بَيْتِهَا ﴿ إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ﴾ قَالَتْ: وَفِي الْبَيْتِ رَسُولُ اللَّهِ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ، قَالَتْ: وَ أَنَا جَالِسَةٌ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَ لَسْتُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ قَالَ: إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ إِنَّكِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ »

(شواهد التنزيل لقواعد التفصيل، جلد2، ص100، الحافظ الكبير عبيد الله بن عبد الله بن احمد المعروف الحاكم الحسكاني الحنفي النيشاپوري: یہ پانچویں صدی ہجری کے علماء میں سے ہیں)

ترجمہ: ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں مجھے ام سلمیٰؓ نے بتایا ہے کہ آیت تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی اور گھر میں رسول خداؐ علی المرتضیٰؑ فاطمۃ الزہراؑ حسن مجتبیٰؑ اور حسین سید الشہداءؑ تھے اور اس وقت میں دروازے پر بیٹھی تھی اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ!

کیا میں بھی اہلبیت علیہم السلام میں سے ہوں تو آپؐ نے فرمایا نہیں خدا نے تجھے اچھے مقام اور منزلت سے نوازا ہے اور تو میری بیویوں میں سے ایک نیک اور وفادار بیوی ہو۔

سعد بن ابی وقاص کی گواہی:

« قَالَ سَعْدٌ: نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَأَدْخَلَ عَلِيّاً وَفَاطِمَةَ وَابْنَيْهِمَا تَحْتَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي وَ أَهْلُ بَيْتِي »

(فضائل فاطمة الزهراء، ص63، مصنف الحافظ أبو عبد الله الحاكم النيشاپوري (المتوفي405هـ)

ترجمہ: سعد بیان کرتا ہے جبرائیل امین نبی کریمؐ پر وحی الٰہی لے کر نازل ہوئے تو آپؐ نے علی علیہ السلام، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ کو چادر کے نیچے جمع کیا اور دعا فرمائی کہ میرے یہی اہل ہیں اور یہی میرے اہلبیت علیہم السلام ہیں۔

جابر بن عبد اللہ انصاریؓ المتوفی (78ھ) کی گواہی:

« عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ وَ لَيْسَ فِي الْبَيْتِ إِلَّا فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ عَلِيٌّ ﴿ إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي »

(شواهد التنزيل لقواعد التفصيل، ج2، ص29)

ترجمہ: محمد بن منکدر جناب جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں آیت تطہیر اس وقت نبی کریمؐ پر نازل ہوئی جب گھر میں سوائے فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ و علیؑ کے علاوہ کوئی نہ تھا۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریمؐ نے فرمایا: اے اللہ یہی میرے اہلبیت علیہم السلام ہیں۔

واثلہ بن الاسقع کی گواہی:

وأخرج ابن أبي شيبه واحمد وأبن جرير وابن منذر وابن أبي حاتم الطبراني والحاكم صححه و البيهقي في سننه عن واثلة بن الاسقع قال: جاء رسول الله الى فاطمة ومعه علي وحسن وحسين حتى دخل وفادنى علياً وفاطمة و أجلس هما بين يده و أجلس حسن وحسين كل واحد منهما على فخذه ثم لف عليهم ثوبه ثم تلا هذه الآية: ﴿ إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ﴾ وقال اللهم هؤلاء أهل بيتي » (الفتح القدير الشوكاني، ص 1404)

ترجمہ: ابن ابی شیبہ، احمد، ابن جریر، ابن منذر، اور ابن ابو حاتم طبرانی نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور حاکم نے

اس روایت کو مستدرک میں صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی نے اپنی کتاب سنن میں واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہے کہ نبی کریمؐ جب جناب سیدہ فاطمۃ زہرا سلام اللہ علیھا کے گھر تشریف لائے آپ کے ساتھ علیؑ حسنؑ و حسینؑ تھے اور آپ نے علیؑ و بتولؑ کو اپنے سامنے بٹھایا حسن و حسین کو اپنے زانوں پر بٹھایا پھر ان کے اوپر چادر ڈالی اور آیت تطہیر کی تلاوت فرمائی اور فرمایا: اے اللہ یہی میرے اہلبیت علیہم السلام ہیں۔

اعتراض: شیعہ حضرات اس بات کی تعیین نہیں کر سکتے کہ آیت تطہیر جناب ام سلمیٰؓ کے گھر میں نازل ہوئی ہے یا حضرت فاطمۃ الزھراءؑ کے گھر میں نازل ہوئی ہے؟

جواب: آیت تطہیر کا متعدد بار نازل ہونا کلام الہی کے ساتھ منافات نہیں رکھتا جیسا کہ جلال الدین عبد الرحمان بن ابو بکر سیوطی نے اپنی تفسیر الاتقان فی علوم القرآن: ص 99 پر "النوع حادی عشر ماتکرر" کے نام سے ایک مستقل باب قائم کیا ہے جس میں ان آیات کا تذکرہ کیا ہے جو دو بار نازل ہوئی ہیں: **« قال الزركشي في البرهان قد ينزل الشيء مرتين تعظيماً لشانه و تذكيراً عند حدوث سببه وخوف نسيانه ».**

ترجمہ: علامہ زرکشی فرماتے ہیں کسی شی یا واقعہ کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیئے اور اس کے ذکر کو ہمیشہ باقی رکھنے کے لیئے کبھی ایک آیت کو دو مرتبہ نازل کیا جاتا۔

ممکن ہے خداوند کریم نے اصحاب کساء علیہم السلام کی عظمت اور جلالت کو اجاگر کرنے کے لیئے اور واقعہ اصحاب کساء علیہم السلام کی یاد کو ہمیشہ باقی رکھنے کے لیئے ایک مرتبہ آیت تطہیر جناب سیدہ فاطمہ زہراؑ کے گھر میں اور دوسری مرتبہ آیت تطہیر جناب ام سلمہؓ کے گھر میں نازل فرمائی۔

اعتراض: آیت تطہیر کے ذریعے اصحاب کساء علیہم السلام کی عصمت پر تو استدلال کیا جا سکتا ہے مگر باقی 9 اماموں کی عصمت پر آیت تطہیر کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا؟

جواب: آیت تطہیر کے نزول کے وقت اگر باقی 9 امام بھی اس مادی اور ظاہری دنیا میں جلوہ افروز ہوتے تو وہ بھی یقیناً چادر تطہیر کی زینت بنتے جیسا کہ علامہ ابراہیم بن محمد بن مؤید جوینی خراسانی [ایرانی] المتوفی 730ھ اپنی کتاب فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمہ من ذریتھم باب 58 رقم الحدیث 248 صفحہ 279۔

اور علامہ محمد بن مرتضی المعروف محسن فیض کاشانی المتوفی 1091ھ اپنی کتاب تفسیر صافی جلد 4 ص 972 پر رقمطراز ہیں سلیم بن قیس ہلالیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ تیسرے خلیفہ کے دور حکومت میں مسجد رسول میں انصار کے ایک گروہ کو مخاطب کر کے فرما رہے تھے: « قَالَ سُلَيْمٌ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ أَيُّهَا النَّاسُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ ﴿ إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ﴾ فَجَمَعَنِي وَفَاطِمَةَ وَابْنَيَّ حَسَناً وَحُسَيْناً ثُمَّ أَلْقَى عَلَيْنَا كِسَاءً وَ قَالَ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَ لُحْمَتِي يُولِمُهُمْ مَا يُولِمُنِي وَ يُؤْذِينِي مَا يُؤْذِيهِمْ وَ يُحَرِّجُنِي مَا يُحَرِّجُهُمْ فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً.

فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَى وَأَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَنْتَ إِلَى خَيْرٍ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِيَّ وَفِي أَخِي [وَ فِي ابْنَتِي فَاطِمَةَ] وَفِي ابْنَيَّ وَ فِي تِسْعَةٍ مِنْ وُلْدِ ابْنِيَ الْحُسَيْنِ خَاصَّةً لَيْسَ مَعَنَا فِيهَا أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَقَالُوا كُلُّهُمْ نَشْهَدُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَى حَدَّثَتْنَا بِذَلِكَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ فَحَدَّثَنَا كَمَا حَدَّثَتْنَا بِهِ أُمُّ سَلَمَى »

ترجمہ: جناب سلیم بن قیس ہلالیؒ (المتوفی 76ھ) بیان کرتے ہیں کہ ایک دن امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے انصار کے گروہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا اے لوگو کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری شان میں قرآن مجید میں آیت تطہیر نازل فرمائی ﴿ إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ﴾ تو نبی کریمؐ نے مجھے فاطمہؑ اور میرے دونوں بیٹے حسنؑ و حسینؑ کو اکٹھا کیا اور پھر ہمارے اوپر چادر تطہیر ڈالی اور فرمایا اے الہی میرے یہی اہلبیت علیہم السلام ہیں میرا گوشت ان کا گوشت ہے اور جو ان کو تکلیف پہنچائے گا وہ مجھے تکلیف پہنچائے گا جو انہیں اذیت دے گا وہ مجھے اذیت دے گا اور فرمایا اے اللہ تو ان سے

برائیوں کو دور رکھ اور ان کو ایسا پاک وپاکیزہ رکھ جیسا پاک وپاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔

اور ام سلمیٰؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں بھی اصحاب کساء علیہم السلام کے ساتھ شامل ہونا چاہتی ہوں تو نبی کریمؐ نے فرمایا اے ام سلمیٰؓ تو مقام خیر پر ہے یہ آیت نازل ہوئی میرے لیئے اور میری بیٹی فاطمہؑ کے لیئے اور میرے بھائی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے لیے اور میرے فرزند حسن اور حسین علیہما السلام کے لیے اور میرے ان نو بیٹوں کے لیئے جو میرے بیٹے حسین علیہ السلام کی ذریت طاہرہ سے ہوں گے اس فضیلت میں کوئی ہمارے ساتھ شریک نہیں ہو سکتا تو ان تمام مخاطبین نے کہا یا علی ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ام سلمٰی نے جو کچھ اس آیت تطہیر کے نزول کے متعلق بیان کیا اور ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بھی اس کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے بھی ہمیں وہی بتایا جو ام سلمیٰؓ نے بتایا تھا۔

ہمارے محترم قارئین آپ نے اوپر حقیقی مفسر قرآن نبی کریمؐ کے فرمان کو ملاحظہ فرمالیا ہے کہ آیت تطہیر 14 معصومینؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور ان کی عصمت کی واضح دلیل ہے ۔

نبی کریمؐ نے جناب زہرا علیہا السلام کے دروازہ اقدس پر آیت تطہیر کی تلاوت فرمائی:

آیت تطہیر کے نازل ہونے کے بعد آپؐ نے کئی ماہ تک مسلسل سیدہ الکونین ام الحسنؑ والحسینؑ جناب فاطمہ الزہراؑ کے دروزہ اقدس پر آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے رہے۔

1. امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب (تاریخ شہادت 21 رمضان 40 ہجری) کی گواہی:

« عن أبي حارث عن علي ابن أبي طالب قال كان رسول الله يا تينا كل غدة فيقول الصلاة رحمك الله الصلاة ﴿ إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ﴾ ».

(أمالي الشيخ مفيد، ص 318)

ترجمہ : اًبو حارث امیر المؤمنین سے روایت کرتا ہے کہ رسول خداؐ ہر روز صبح سویرے ہمارے دروازے پر تشریف لاتے اور آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے۔

نوٹ:35 ہجری جناب امیر المؤمنین ظاہری طور پر تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوئے 36 ہجری کو جنگ جمل کا واقعہ رونما ہوا۔ 37 ہجری کو جنگ صفین اور 38 ہجری کو واقعہ نہروان پیش آیا۔

2. ابو سعید الخدریؓ کی گواہی:

« لما نزلت ﴿ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ﴾ كان النبی يجد على باب علي صلاة الغداة ثمانية أشهر يقول الصلاة رحمك الله ﴿ إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ﴾ » (تفسير در منثور، ج4، ص313)

ترجمہ: ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ﴾ نازل ہوئی تو نبی کریمؐ آٹھ 8 ماہ تک علی ابن ابی طالبؑ کے دروازے پر آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے رہے۔

3. علی بن زیدؒ کی گواہی:

« عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَمُرُّ بِبَيْتِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْفَجْرِ فَيَقُولُ: الصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿ إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ﴾ »

(سنن الترمذي، ج5، ص31، محمد بن عيسى (المتوفي 279ھ)

ترجمہ: علی بن زیدؒ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ 6 ماہ تک جب نماز فجر کے لیے گھر سے نکلتے تو فاطمۃ الزہراؑ کے دروازے پر آیہ تطہیر کی تلاوت فرماتے رہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے آیت تطہیر کے نزول کے بعد نبی کریمؐ نے کئی ماہ تک در زہراؑ پر آیت تطہیر کی تلاوت کیوں فرمائی حالانکہ مسجد کے دروازے پر بھی آیت تطہیر کی تلاوت کر سکتے تھے نبی کریمؐ نے ایسا کیوں نہیں کیا: **« فعل الحكيم لا يخلو عن الحكمة »** حکیم کا کوئی فعل بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا نبی کریمؐ نے جناب فاطمہؑ ھا کے دروازے پر آیت تطہیر کی تلاوت اس لیے فرمائی ہے تاکہ میری امت کو معلوم ہو جائے کہ آیت تطہیر کے وارثوں کا تعلق در زہراؑ کے ساتھ ہے اور دوسری نبی کریمؐ کی غرض یہ تھی کہ میری امت کو اس دروازہ کی عظمت معلوم ہو جائے یعنی یہ وہ دروازہ ہے جس پر سید الانبیاؐ آیت تطہیر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے تاکہ کل

میرے دنیا سے سے چلے جانے کے بعد اس دروازے کے تقدس اور احترام کا خیال رکھا جائے اور اس گھر کے اند رر ہنے والی خاتون کتنی باعظمت ہے کہ جس کے استقبال کے لیئے سید الانبیاءؐ جیسی عظیم ہستی کھڑی ہو جاتی ہے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جناب سیدۃ الکونینؑ نے اپنے بابا سے عرض کی آپ میرے استقبال کے لیے کیوں کھڑے ہوتے ہیں مجھے آپ کے استقبال کے لیے کھڑا ہونا چاہیئے تو نبی کریمؐ نے فرمایا اے میری بیٹی میں اپنی مرضی سے کھڑا نہیں ہوتا جب آپ تشریف لاتی ہیں تو مجھے حکم الٰہی ہوتا ہے اے اللہ کے رسولؐ کھڑے ہو کر زہراؑ کا استقبال کر کے مقام زہراؑ کی تبلیغ کرو اور اپنے باباؐ کی رحلت کے بعد اس مظلومہ کائنات پر وہ مصائب کے پہاڑ ٹوٹے جس کے متعلق جناب سیدہؑ فرماتی ہیں:

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ أَنَّهَا صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

ترجمہ: اے بابا آپؐ کے جانے کے بعد مجھ پر وہ مصائب کے پہاڑ توڑے گئے اگر وہ سفید دنوں پر ٹوٹتے تو سیاہ راتوں میں تبدیل ہو جاتے۔

جناب سیدہؑ کے رونے کا عالم یہ تھا کہ اہل مدینہ کو کہنا پڑا یا علی علیہ السلام!!

زہراؑ کے رونے کا وقت معین کریں یا دن کو روئے یا رات کو اپنے بابا کے بعد یہ معظمہ کائنات اپنے حق کا مطالبہ کرنے کے لیے گواہوں کے ساتھ دربار میں گئی اور اس محسنہ کائنات کو وہ اجر رسالت ملا جس کو علی بن ابراہیم قمی نے اپنی کتاب تفسیر قمی ج2 ص155 پر نقل کیا ہے:

« فجَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ......فَخَرَجَتْ فَاطِمَةُ مِنْ عِنْدِهِمَا بَاكِيَةً حَزِينَةً.... وَدَخَلَتْ فَاطِمَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَطَافَتْ بِقَبْرِ أَبِيهَا وَهِيَ تَبْكِي »

ترجمہ: راوی بیان کرتا ہے اپنے بابا کی رحلت کے بعد فاطمہؑ بنت محمدؐ حاکم وقت کے دربار میں اپنا حق لینے کے لئے گئی اور ایسا حق ملا روتی ہوئی غمگینی کی حالت میں دربار سے نکلیں اور مسجد رسولؐ میں داخل ہوئیں اور روتی ہوئیں آنکھوں کے ساتھ اپنے بابا کی قبر کا طواف کیا اور اپنے اوپر ڈھائے جانے والے مظالم بیان کیے۔

جن کو بعض علماء عرب ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ: « قالت فاطمة يا أبتاه غصبوا حقي فصبرت، أسقطوا جنيني فصبرت، كسروا أضلاعي فصبرت الآن يمنعونني عن البكاء »

ترجمہ! اے بابا انہوں نے میرا حق لوٹا میں نے صبر کیا انہوں نے میرا بیٹا (محسن علیہ السلام) شہید کیا میں نے صبر کیا انہوں نے میرا پہلو شکستہ کیا میں نے صبر کیا اور اب مجھے رونے سے بھی منع کرتے ہیں۔

نوٹ: جناب سیدہ فاطمہ زہراؑ کی شہادت گیارہ ہجری میں ہوئی ہے۔

قارئین سے گزارش ہے:

میں اپنے محترم قارئین سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر آپ آیت تطہیر کے شان نزول کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہیں تو مندرجہ ذیل معتبر کتب اہل سنت کی طرف رجوع فرمائیں پھر آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آیت تطہیر کے حقیقی وارث کون ہیں اور خدا نے کن ذوات مقدسہ کو ہمارا ہادی مقرر فرمایا ہے:

1. المسند حافظ سليمان بن داؤد الطيالسي المتوفي 360هـ.
2. مباهلة حافظ أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل المتوفي 261هـ.
3. تفسير الطبري حافظ محمد بن جرير الطبري المتوفي 310هـ.
4. الفلك حافظ عبد الرحمان بن أبي حاتم الرازي المتوفي 327هـ.
5. معجم سليمان بن أحمد بن آيوب الطبراني المتوفي 360هـ.
6. أحكام القرآن علامة الجصاص المتوفي 370هـ.
7. تاريخ جرجان أبي القاسم حمزة بن يوسف بن ابراهيم اليهمي الجرجاني المتوفي 417هـ.
8. سنن الكبرى أحمد بن حسنين بن علي بيهقيي المتوفي 458هـ.
9. تاريخ بغداد أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت البغدادي المتوفي 463هـ.
10. الإستيعاب الشيخ أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر الاندلسي المتوفي 463هـ.
11. أسباب نزول الشيخ أبو الحسن علي بن أحمد الوحدي النيشاپوري (الايراني) المتوفي

368هـ.

12. الفردوس ديلمی المتوفي 509هـ.
13. مصابيح السنة حسين بن مسعود الشافعي المتوفي 516هـ.
14. تفسير كشاف جار الله محمود بن عمر الزمخشري المتوفي 528هـ.
15. احكام القرآن قاضي ابو بكر محمد بن عبد الله المالكي المعروف ابن عربي المتوفي 542هـ.
16. مناقب أبو المؤيد بن أحمد أخطب المتوفي 568هـ.
17. تاريخ دمشق علي بن حسن بن هبة الله الدمشقي الشافعي المعروف ابن عساكر المتوفي 571هـ.
18. جامع الاصول مبارك بن محمد بن الأثير الجزري المتوفي 606هـ.
19. أسد الغابة في معرفة الصحابة الشيخ عز الدين أبو الحسن علي بن أثير الموصلي المتوفي 630هـ.
20. تذكرة الأئمة الشيخ أبو المظفر يوسف وأعظ بن عبد الله المعروف سبط ابن الجوزي المتوفي 654هـ.
21. كفاية الطالب الگنجي الشافعي المتوفي 658هـ.
22. مشكات المصابيح الشيخ ولي الدين محمد بن عبد الله التبريزي.
23. مجمع الذوائد ومنبع الفوائد حافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي المتوفي 807هـ.
24. فصول المهمة علي بن محمد أحمد المالكي المكي المعروف ابن صباغ المتوفي 855هـ.
25. روضة الأحباب عطاء الله الحسيني الشيرازي المتوفي 903هـ.

26. سيرة الحلبية الشيخ برهان الدين علي بن ابراهيم الحلبي الشافعي المتوفي **1044**هـ.
27. مناقب المرتضوي محمد صالح الحنفي الترمذي.
28. مدارج النبوة عبد الحق دهلوي المتوفي **1004**هـ.
29. أسعاف الراغبين الشيخ محمد الصبان المصري.

سند حديث کساء بروایت المرجع الشیرازی

بسم الله الرحمن الرحيم

« الحمد لله رب العالمين والصلاة الله على سيد خلق أجمعين محمد المصطفى و عترته الطاهرين ولعنة الله على اعداءهم الى يوم الدين و بعد فأن من معالى الشرف انتساب الى السادات الصفوة المعصومين صلوات الله و سلامه عليهم اجمعين بنقل الحديث الشريف والدخول في سلسلة روات نقلة المأثورات عنهم ولذلك أروى ماصحت لي روايته عن مشائخي الكرام والعلماء والمحدثين الإعلام منتهية الى من كانت الحجة البالغة في أقوالهم و أفعالهم وتقريراتهم مصابيح الدجى وخير أهل الورى الرسول الأعظم وابنته الصديقة الشهيدة فاطمة الزهراء والائمة الإثنى عشرة عليه وعليهم صلوات الله أنني أروى عنهم حديث الكساء الشريف ضمن مجموعة مشائخي عن مشايخهم الفقيه الكبير والدي الجليل السيد الميرزا مهدي الحسيني الشيرازي عن الشيخ عباس القمي عن الميرزا حسين النوري عن الشيخ مرتضى الانصاري عن المولى أحمد النراقي عن السيد بحر العلوم عن الوحيد البهبهاني عن ابيه الشيخ محمد أكمل عن المولى محمد باقر المجلسي عن أبيه المولى محمد تقى المجلسى عن الشيخ البهائى عن أبيه الشيخ حسين بن عبد الصمد عن الشهيد الثاني عن أحمد بن محمد بن خاتون عن الشيخ عبد العالي الكركي عن علي بن هلال الجزائري عن أحمد بن فهد الحلي عن الشيخ علي بن خازن الحائري عن ضياء الدين علي بن الشهيد الأول عن أبيه محمد بن مكي العاملي عن فخر المحققين عن أبيه العلامة الحلي عن خاله المحقق الحلي عن ابن نما عن محمد بن أدريس الحلي عن ابن حمزة الطوسي عن محمد بن شهر آشوب عن الطبرسي صاحب

الإحتجاج عن الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي عن أبيه الشيخ الطائفة عن الشيخ المفيد عن الشيخ الصدوق عن أبيه عن علي بن ابراهيم (حيلولة) وعن ابن قولوية عن الشيخ الكليني عن علي بن ابراهيم عن أبيه ابراهيم بن هاشم عن أحمد بن محمد بن أبي نصر البزنطي عن يحيى بن القاسم (أبي القاسم) أبي بصير عن آبان بن تغلب عن جابر بن يزيد الجعفي عن جابر بن عبد الله الانصاري رضوان الله تعالى عليهم جميعاً عن سيدتنا ومولاتنا الصديقة الكبرى فاطمة الزهراء سلام الله عليها بنت رسول الله ﷺ أنها قالت دخل علي أبي رسول الله في بعض الأيام »

(نفحات الفاطمية، ص44، طبع1433هـ، آية الله العظمى السيد صادق الحسيني الشيرازي(دام ظله الوارف))

حديث كساء

بسم الله الرحمن الرحيم

عَنْ جَابر بن عَبْدِ اللهِ الأنْصَاري عَن فاطِمَةَ الزَّهراءِ ؑ بِنتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قال: سَمِعتُ فاطِمَةَ أنَّها قالَت: دَخَلَ عَلَيَّ أبِي رَسُولُ اللهِ فِي بَعضِ الأيام، فَقَالَ: السَّلامُ عَلَيكِ يا فاطِمَةُ، فَقُلتُ: عَلَيكَ السَّلامُ، قالَ: إنِّي أجِدُ فِي بَدَنِي ضَعفاً، فَقُلتُ لَهُ: أُعِيذُكَ بِالله يا أبَتاهُ مِنَ الضَّعفِ، فَقالَ: يا فاطِمَةُ، ائتِينِي بِالكِساء اليَمانِي فَغَطِّينِي بِهِ، فَأَتَيتُهُ بِالكِساءِ اليَمانِي فَغَطَّيتُهُ بِهِ وَصِرتُ أنظُرُ إلَيهِ وَإذا وَجهُهُ يَتَلألأُ كَأَنَّهُ البَدرُ فِي لَيلَةِ تَمامِهِ وَكَمالِهِ. فَما كانَت إلاّ ساعَةً وَإذا بِوَلَدِيَ الحَسَنِ قَد أقبَلَ وَقالَ: السَّلامُ عَلَيكِ يا أُمَّاهُ فَقُلتُ: وَعَلَيكَ السَّلامُ يا قُرَّةَ عَينِي وَثَمَرَةَ فُؤادِي، فَقالَ: يا أُمَّاهُ إنِّي أشُمُّ عِندَكِ رائِحَةً طَيِّبَةً كَأنَّها رائِحَةُ جَدِّي رَسُولِ اللهُ ﷺ ، فَقُلتُ: نَعَم، إنَّ جَدَّكَ تَحتَ الكِساءِ، فَأَقبَلَ الحَسَنُ نَحوَ الكِساءِ وَقالَ: السَّلامُ عَلَيكَ يا جَدَّاهُ يا رَسُولَ اللهِ، أتَأذَنُ لِي أن أدخُلَ مَعَكَ تَحتَ الكِساءِ، فَقالَ: وَعَلَيكَ السَّلامُ يا وَلَدِي وَيا صاحِبَ حَوضِي، قَد أذِنتُ لَكَ، فَدَخَلَ مَعَهُ تَحتَ الكِساءِ. فَما كانَت إلاّ ساعَةً وَإذا بِوَلَدِيَ الحُسَينِ قَد أقبَلَ وَقالَ: السَّلامُ عَلَيكِ يا أُمَّاهُ، فَقُلتُ: وَعَلَيكَ السَّلامُ يا قُرَّةَ عَينِي وَثَمَرَةَ فُؤادِي، فَقالَ لِي: يا أُمَّاهُ إنِّي أشُمُّ عِندَكِ رائِحَةً طَيِّبَةً كَأنَّها رائِحَةُ جَدِّي رَسُولِ اللهِ، فَقُلتُ: نَعَم، إنَّ جَدَّكَ وَأخاكَ تَحتَ الكِساءِ، فَدَنا الحُسَينُ نَحوَ الكِساءِ وَقالَ: السَّلامُ عَلَيكَ يا جَدّاهُ، السَّلامُ عَلَيكَ يا مَن اختارَهُ الله أتَأذَنُ لِي أن أكُونَ مَعَكُما تَحتَ الكِساءِ، فَقالَ: وعَلَيكَ السَّلامُ يا وَلَدِي وَيا شافِعَ أُمَّتِي، قَد أذِنتُ لَكَ، فَدَخَلَ مَعَهُما تَحتَ الكِساءِ. فَأقبَلَ عِندَ ذلِكَ أبُو الحَسَنِ عَلِيُّ بنِ أبِي طالِبٍ وَقالَ: السَّلامُ عَلَيكِ يا بِنتَ رَسُولِ اللهِ، فَقُلتُ: وَعَلَيكَ السَّلامُ يا أبا الحَسَنِ وَيا أمِيرَ المُؤمِنِينَ فَقالَ: يا فاطِمَةُ إنِّي أشُمُّ عِندَكِ رائِحَةً طَيِّبَةً كَأنَّها رائِحَةُ أخِي وَابنِ عَمِّي رَسُولِ اللهِ، فَقُلتُ: نَعَم، ها هُوَ مَعَ وَلَدَيكَ تَحتَ الكِساءِ، فَأقبَلَ عَلِيٌّ نَحوَ الكِساءِ وَقالَ: السَّلامُ عَلَيكَ يا رَسُولَ اللهِ أتَأذَنُ لِي أن أكُونَ مَعَكُم تَحتَ الكِساءِ، قالَ: وعَلَيكَ السَّلامُ يا أخِي

وَوَصِيِّي وَخلِيفَتِي وَصاحِبَ لِوائِي قَد أذِنتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيٌّ تحتَ الكِساءِ. ثُمَّ أتَيتُ نَحوَ الكِساءِ وَقُلتُ: السَّلامُ عَلَيكَ يا أبَتاه يا رَسُولَ الله أتَأذَنُ لِي أن أكُونَ مَعَكُم تَحتَ الكِساءِ، قالَ : وَعَلَيكِ السَّلامُ يا بِنتِي وَيا بِضعَتِي قَد أذِنتُ لَكِ فَدَخَلَتُ تحتَ الكِساءِ، فَلَمّا اكتَمَلنا جَمِيعاً تَحتَ الكِساءِ أخَذَ أبِي رَسُولَ اللهِ بِطَرَفَي الكِساءِ وَأومَأ بِيَدِهِ اليُمنى إلى السَّماءِ وَقالَ: اللهُمَّ إنَّ هؤُلاءِ أهلُ بَيتِي وَخاصَّتِي وَحامَّتِي لَحمُهُم لَحمِي وَدَمُهُم دَمِي يُؤلِمُنِي ما يُؤلِمُهُم وَيَحزُنُنِي ما يَحزُنُهُم، أنا حَربٌ لِمَن حارَبَهُم وَسِلمٌ لِمَن سالَمَهُم وَعَدُوٌّ لِمَن عاداهُم وَمُحِبٌّ لِمَن أحَبَّهُم، إنَّهُم مِنِّي وَأنا مِنهُم فَاجعَل صَلَواتِكَ وَبَرَكاتِكَ وَرَحمَتَكَ وَغُفرانَكَ وَرِضوانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيهِم، وَأذهِب عَنهُم الرِّجسَ وَطَهِّرهُم تَطهِيراً. فَقالَ الله عَزَّ وَجَلَّ: يا مَلائِكَتِي وَيا سُكّانَ سَماواتِي، إنِّي ما خَلَقتُ سَماءً مَبنِيَّةً وَلا أرضاً مَدحِيَّةً وَلا قَمَراً مُنِيراً وَلا شَمساً مُضِيئَةً وَلا فَلَكاً يَدُورُ وَلا بَحراً يَجرِي وَلا فُلكاً يَسرِي إلاّ فِي مَحَبَّةِ هؤُلاءِ الخَمسَةِ الَّذِينَ هُم تَحتَ الكِساءِ. فَقالَ الأمِينُ جبرائِيلَ: يا رَبِّ وَمَن تَحتَ الكِساءِ، فَقالَ عَزَّ وَجَلَّ: هُم أهلُ بَيتِ النُّبُوَّةِ وَمَعدِنُ الرِّسالَةِ، هُم فاطِمَةُ وَأبُوها وَبَعلُها وَبَنُوها. فَقالَ جَبرائِيلُ: يا رَبِّ أتَأذَنُ لِي أن أهبِطَ إلى الأرضِ لأَكُونَ مَعَهُم سادِساً، فَقالَ اللهُ: نَعَم، قَد أذِنتُ لَكَ، فَهَبَطَ الأمِينُ جَبرائِيلُ وَقالَ: السَّلامُ عَلَيكَ يا رَسُولَ اللهِ، العَلِيُّ الأعلى يُقرِئكَ السَّلامُ وَيَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَالإكرامِ وَيَقُولَ لَكَ: وَعِزَّتِي وَجَلالِي إنِّي ما خَلَقتُ سَّماءً مَبنِيَّةً وَلا أرضاً مَدحِيَّةً وَلا قَمَراً مُنِيراً وَلا شَمساً مُضِيئَةً وَلا فَلَكاً يَدُورُ وَلا بَحراً يَجرِي وَلا فُلكاً يَسرِي إلاّ لأجلِكُم وَمَحَبَّتِكُم. وَقَد أذِنَ لِي أن أدخُلَ مَعَكُم فَهَل تَأذَنَ لِي يا رَسُولَ اللهِ، فَقالَ رَسُولُ اللهِ: عَلَيكَ السَّلامُ يا أمِينَ وَحيِ اللهِ، إنَّهُ نَعَم قَد أذِنتُ لَكَ فَدَخَلَ جَبرائِيلَ مَعَنا تَحتَ الكِساءِ.

فَقالَ لأبِي: إنَّ اللهَ قَد أوحى إلَيكُم يَقُولُ: إنَّما يُرِيدُ اللهُ لِيُذهِبَ عَنكُم الرِّجسَ أهلَ البَيتِ وَيُطَهِّرَكُم تَطهِيراً، فَقالَ عَلِيٌّ لأبِي: يا رَسُولَ اللهِ، أخبِرنِي ما لِجُلُوسِنا هذا تَحتَ الكِساءِ مِنَ الفَضلِ عِندَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالحَقِّ نبياً وَاصطَفانِي بِالرِّسالَةِ نَجِياً ما ذُكِرَ خَبَرُنا هذا فِي مَحفَلٍ مِن مَحافِلِ أهلِ الأرضِ وَفِيهِ جَمعٌ مِن شِيعَتِنا وَمُحِبِّينا، إلاّ وَنَزَلَت عَلَيهِمُ الرَّحمَةُ وَحَفَّت بِهِمُ المَلائِكَةُ وَاستَغفَرَت لَهُم إلى أن يَتَفَرَّقُوا، فَقالَ عَلِيٌّ ؑ : إذاً وَاللهِ فُزنا وَفازَ شِيعَتُنا وَرَبِّ الكَعبَةِ، فَقالَ أبِي رَسُولُ اللهِ ﷺ : يا عَلِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالحَقِّ نبياً وَاصطَفانِي

بِالرِّسالَةِ نَجياً ما ذُكِرَ خَبَرُنا هذا فِي مَحفَلٍ مِن مَحافِلِ أهلِ الأرضِ وَفِيهِ جَمعٌ مِن شِيعَتِنا وَمُحِبِّينا، وَفِيهِم مَهمُومٌ إلاّ وَفَرَّجَ اللهُ هَمَّهُ وَلا مَغمُومٌ إلاّ وَكَشفَ اللهُ غَمَّهُ وَلا طالِبُ حاجَةٍ إلاّ وَقَضى اللهُ حاجَتَهُ، فَقالَ عَلِيٌّ ﷺ : إذاً وَاللهِ فُزنا وَسُعِدنا وَكَذلِكَ شِيعَتُنا فازُوا وَسُعِدُوا فِي الدُّنيا وَالآخِرةِ وَرَبِّ الكَعبَةِ.

ترجمہ: اسی وجہ سے میرے لیے یہ سزاوار ہے کہ میں اپنے ان بزرگان دین سے اس روایت کو نقل کروں جو مشائخ اسلام علماء اعلام اور محدثین کرام ہیں جن کا تسلسل منتہی ہوتا ہے ان ذوات قدسیہ تک جو رب ذوالجلال کی طرف سے اپنے اقوال افعال اور تقریرات میں حجۃ البالغہ مصباح الدجی اور خیر الوری حضرت محمد مصطفیؐ اور ان کی معصومہ دختر سیدۃ الصدیقہ الکبری حضرت فاطمۃ الزہر اسلام اللہ علیھا اور بارہ آئمہ معصومین علیہم السلام ہیں۔

اور میں اس حدیث کساء کو اپنے مشائخ کرام اور ان کے ضمن میں سے اپنے والد بزرگوار فقیہ الکبیر السید مھدی حسینی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتا ہوں جو انہوں نے اپنے استاد الشیخ عباس قمی سے اور انہوں نے اپنے استاد میرزا حسین نوری سے انہوں نے اپنے استاد شیخ مرتضی انصاری سے انہوں نے اپنے استاد شیخ احمد نراقی سے انہوں نے اپنے استاد السید بحر العلوم سے انہوں نے اپنے استاد وحید بہبھانی سے انہوں نے اپنے والد بزرگوار الشیخ محمد اکمل سے انہوں نے علامہ محمد باقر مجلسی سے انہوں نے اپنے والد بزرگوار محمد تقی مجلسی اول سے انہوں نے اپنے استاد شیخ بہائی سے انہوں نے اپنے والد بزرگوار الشیخ حسین عبد الصمد حارثی سے انہوں نے شہید الثانی سے اور انہوں نے اپنے استاد احمد بن محمد بن خاتون عاملی سے انہوں نے اپنے استاد الشیخ علی عبد العالی کرکی سے انہوں نے علی بن ہلال جزائری سے انہوں نے اپنے استاد احمد بن فھد حلی سے انہوں نے اپنے استاد علی بن خازن حائری سے انہوں نے ضیا الدین علی بن شہید الاول سے انہوں نے اپنے والد بزرگوار محمد بن مکی عاملی سے انہوں نے فخر المحققین سے انہوں نے اپنے والد بزرگوار علامہ حلی سے انہوں نے اپنے ماموں محقق حلی سے انہوں نے اپنے استاد ابن نما حلی سے انہوں نے اپنے استاد الشیخ محمد بن ادریس حلی سے انہوں نے ابن حمزہ طوسی سے انہوں نے الشیخ محمد بن شہر آشوب سے انہوں نے اپنے استاد طبرسی (صاحب احتجاج) سے انہوں نے اپنے استاد حسن بن محمد حسن طوسی سے انہوں نے اپنے باپ شیخ الطائفہ سے انہوں نے اپنے استاد الشیخ مفید سے انہوں نے اپنے استاد الشیخ صدوق سے انہوں نے اپنے والد بزرگوار ابن بابویہ قمی سے انہوں نے علی بن ابراہیم

قمی اور ابن قولویہ سے انہوں ے الشیخ کلینی سے انہوں نے علی بن ابراہیم قمی سے انہوں نے اپنے والد بزرگوار ابراہیم بن ھاشم سے انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطیؒ سے انہوں نے یحیی بن قاسم (ابو بصیر اسدی) سے انہوں نے ابان بن تغلبؒ سے انہوں نے جابر بن یزید جعفیؒ سے اور انہوں نے جناب جابر بن عبد اللہ انصاریؒ سے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب صدیقہ الکبری فاطمۃ الزھر اسلام اللہ وصلوات اللہ علیھا کو فرماتے ہوئے سنا۔ ایک دن میرے والد بزرگوار حضرت محمد مصطفیؐ میرے گھر تشریف لائے۔

رواۃ حدیث کساء کا مختصر تعارف:

اب ہم اپنے محترم قارئین کی خدمت میں ان علماء اعلام اور محدثین کرام کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں جو حدیث کساء کے راوی ہیں:

1. **آية الله العظمى السيد محمد الحسيني بن السيد مهدي الشيرازي المتوفي 1422هـ.**

تأليفات: فقه الإمام الصادقؑ ، إيصال الطالب إلى المكاسب، تفسير تقريب القرآن الى الاذهان.....وغيره.

2. **آية الله العظمى السيد مهدي بن السيد حبيب الله الشيرازي المتوفي 1381هـ.**

تأليفات: حاشية العروة الوثقى، الوجيزه، مصباح الهدى.....وغيره.

3. **فخر المحدثين الشيخ عباس بن محمد رضا بن أبو القاسم القمي المتوفي 1359هـ.**

تاليفات: نفس المهموم، مفاتيح الجنان، بيت الأحزان.....وغيره.

4. **محدث الأعظم الشيخ ميرزا حسين بن محمد تقي بن علي بن التقي النوري الطبرسي المتوفي 1320هـ.**

تأليفات: مستدرك الوسائل ومستنبط المسائل، نفس الرحمان في فضائل سلمان، دارالسلام........ وغيره.

5. **استاذ الفقهاء الشيخ مرتضى بن محمد امين بن مرتضى بن شمس الدين الانصاري المتوفي**

1281ھ.

تأليفات: رسائل الفقيه، فرائد الأصول، مكاسب.....وغيره.

6. **زبدة العارفين الشيخ أحمد بن محمد مهدي النراقي المتوفي 1245ھ.**

تأليفات: معراج السعادة، مستند الشيعة في أحكام الشرعية، عوائد الأيام، الخزائن......وغيره.

7. **رئيس المواحدين السيد محمد مهدي بن السيد مرتضى بحر العلوم المتوفي 1212ھ.**

تأليفات: الفوائد الرجالية، مصابيح الاحكام، الدرة النجفية......وغيره.

8. **العلامة محمد باقر بن محمد أكمل المعروف بـ (الوحيد البهبهائي) المتوفي 1205ھ.**

تأليفات: حاشية شرح الإرشاد، حاشية المعالم، شرح المفاتيح......وغيره.

9. **العلامة ملا محمد الأكمل:** آپ1130ھ تک حین حیات تھے۔

تأليفات: شرح الإرشاد......وغيره.

10. **رئيس المؤرخين العلامة المولى محمد باقر بن محمد تقي المجلسي الثاني المتوفي 1111ھ.**

تأليفات: حق اليقين، إثبات امامت، بحار الأنوار......وغيره.

11. **رئيس الفقهاء العلامة المولى محمد تقي بن مقصود علي المجلسي الأول المتوفي 1070ھ.**

تأليفات: روضة المتقين، فقه الكامل......وغيره.

12. **فخر الفقهاء محمد بن حسين العاملي البهائى المتوفي 1031ھ.**

تأليفات: كشكول، الوجيزة، خلاصة الحساب......وغيره.

13. **فخر العلماء الشيخ حسين بن عبد الصمد الحارثي الجبلي البهائي المتوفي 984ھ.**

تأليفات: مبادى الاصول، شرح ألفية (ألفية الشهيد الأول)، حاشية الإرشاد ......وغيره.

14. **رئيس الفقهاء الشهيد الثاني (الشيخ زين الدين علي بن الشيخ نور الدين بن فاضل أحمد بن جمال الدين بن تقي الدين الجبعي العاملي) المتوفي 966هـ.**

تأليفات: الإرشاد، حقائق الايمان، روضة البهية في شرح لمعة الدمشقية ...وغيره.

15. **العلامة أحمد بن محمد بن خاتون العاملي (الشيخ جمال الدين أحمد بن شمس الدين محمد بن خاتون العاملي).**

(رياض العلماء وحياض الفضلاء ج1، ص61 عبد الله أفندي، أمل الآمل)

محقق الكركي أحمد بن محمد بن خاتون العاملي: کے مشائخ میں سے ہیں اور محقق کرکی نے آپ کو 931ھ کو اجازہ عطا فرمایا۔

(تكملة أمل الآمل ص118، سيد حسن الصدر المتوفي 1354هـ)

اور احمد بن محمد بن خاتون العاملی شہید ثانی کے مشائخ میں سے ہیں۔

(قصص العلماء ص 579، ميرزا محمد بن سليمان التنكابني)

16. **الشيخ المحقق الثاني علي عبد العالي الكركي المتوفي 940هـ.**

تأليفات: جامع المقاصد في شرح القواعد، حواشي مختلف الشيعة، حواشي كتاب شرائع الإسلام.....وغيره.

17. **أستاد الفقهاء علي بن هلال الجزائري 909هـ:** تک آپ حین حیات تھے۔ علی بن ہلال جزائری نے احمد بن فهد حلی اور علی بن عبد العالی کرکی سے روایت کی ۔

(أمل الآمل)

تأليفات: رسالة الطهارة، الدر الفريد في علم التوحيد.....وغيره.

18. **أستاد العلماء أحمد بن محمد بن فهد جمال الدين الحلي المتوفي 841هـ.**

تأليفات: عدة الداعي والنجاح الساعى، أسرار الصلاة، مهذب البارع.....وغيره.

19. **العلامة ملا علي بن خازن الحائري:** آپ 791ھ تک حین حیات تھے شہید الاوّل نے آپ

کو اجازہ روایت عطا فرمایا جس میں آپ کی بڑی مدحت اور تعریف کی جناب حر عاملی نے آپ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

« كان فاضلا عابدا من تلامذة الشهيد الاول ». (أمل الآمل ج2، ص186)

ترجمہ: آپ عابد فاضل اور شہید الاول کے شاگرد تھے۔

تأليفات: حواشي على منهاج الاصول، حواشي على تهذيب الاصول العلامة الحلي....... وغيره.

20. **العلامة ضياء الدين علي بن شهيد الأول:** آپ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (تکملہ)۔

الشيخ الفقهاء الشهيد الأول (محمد بن جمال الدين بن محمد بن حامد الجبعي المكي العاملي المتوفي 786هـ.

تأليفات: ذكرى الشيعة في احكام الشرعية، ألفية، اللمعة الدمشقية....... وغيره.

21. **فخر الحققين محمد بن حسن بن يوسف مطهر الحلي المتوفي 771هـ.**

تأليفات: حاشية الارشاد، شرح مبادئ الاصول، إيضاح الفوائد....... وغيره.

22. **العلامة حسن بن يوسف بن مطهر الحلي المتوفي 726هـ.**

تأليفات: كشف المراد، تبصرة المتعلمين، باب الحادي عشر....... وغيره.

23. **فقيه أهل البيت جعفر بن يحيى بن حسن بن سعيد الهزلي أبو القاسم نجم الدين المعروف محقق الاول المتوفي676هـ.**

تأليفات: شرائع الاسلام في مسائل الحلال والحرام، المعارج في اصول الفقه، مختصر النافع، التنبيه في المنطق....... وغيره.

24. **العلامة جعفر بن محمد بن هبة الله بن النماحلي المتوفي 645هـ.**

تاليفات: مثير الاحزان، أخذ الثار في احوال المختار....وغيره.

25. **أستاد الفقهاء محمد بن أحمد بن أدريس الحلي المتوفي 598هـ**

تأليفات: خلاصة الاستدلال، تعليقات، رسالة في معنى الناصب....وغيره.

26. **شيخ الإسلام محمد بن علي الطوسي المتوفي 580ھ:** آپ ابن حمزہ طوسی کے نام سے معروف ہیں کیونکہ حمزہ آپ کے دادا کا نام ہے۔

تأليفات: نهج العرفان الى هداية الايمان، الثاقب في المناقب، معجزات ....وغيره.

27. **محدث الأعظم محمد بن علي بن أبو نصر بن شهر آشوب المتوفي 588ھ.**

تأليفات: مناقب آل ابي طالب، متشابه القرآن، معالم علماء.....وغيره.

28. **أستاد المؤرخين ابو منصور أحمد بن علي بن ابي طالب:** اس عالم بزرگوار کا تعلق چھٹی صدی ہجری کے ساتھ ہے اور آپ محمد بن علی بن ابو نصر شہر آشوب کے مشائخ میں سے ہیں۔

تأليفات: الاحتجاج، الكافي فى الفقيه، تاج المواليد....وغيره.

29. **العلامة حسن بن محمد بن حسن الطوسي المتوفي 515ھ.**

تأليفات: شرح النهاية، المرشد الى سبيل التعبد، كتاب الانوار....وغيره.

30. **الشيخ الطائفة ابو جعفر محمد بن حسن بن علي الطوسي المتوفي 460ھ.**

تأليفات: مصباح المتهجد، الغيبة، الامالي، تهذيب الاحكام.....وغيره.

31. **الشيخ المفيد محمد بن نعمان بن سعيد بن جبير المتوفي 413ھ.**

تأليفات: الاختصاص، الامالي، كشف السرائر، الجمل....وغيره.

32. **الشيخ الصدوق محمد بن علي بن حسين بن موسى بن بابوية القمي المتوفي 381ھ.**

تأليفات: من لا يحضره الفقيه، علل الشرائع، الإعتقادات....وغيره.

33. **ابن بابوبة علي بن حسين بن موسى بن بابوية القمي المتوفي 329ھ.**

تأليفات: الإمامة، المعراج، توحيد....وغيره.

34. شيخ الاسلام رئيس المحدثين علي بن ابراهيم بن هاشم القمي المتوفي **329**ھ.

تأليفات: الناسخ والمنسوخ، نوادر القرآن، فضائل أمير المؤمنين....وغيره.

35. شيخ المحدثين ابن قولوية جعفر بن محمد بن جعفر بن قولوية القمي المتوفي **367**ھ.

تأليفات: كامل الزيارات، الجمعة والجماعة، كتاب الرضاع....وغيره.

36. أستاد المحدثين شيخ الكليني ابو جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق الكلينى المتوفي **329**ھ.

تأليفات: اصول الكافي، فروع الكافي، كتاب الرجال....وغيره.

37. **استاد المحدثين ابراهيم بن هاشم القمي:** آپ یونس بن عبد الرحمن (المتوفی 208ھ) کے شاگرد ہیں اور وہ امام علی ابن موسی الرضاؑ (شہادت 203ھ) کے اصحاب میں سے ہیں۔

تأليفات: النوادر، قضايا أمير المؤمنين....وغيره.

38. **احمد بن محمد بن ابي نصر البزنطي المتوفي 221ھ:** آپ امام علی رضاؑ (شہادت 23 ذیقعدہ 203ھ) اور امام محمد تقیؑ (شہادت 29 ذیقعدہ 220 ھ) کے اعاظم اصحاب میں سے ہیں ان کی وثاقت کے متعلق صاحب کشف الرموز عزالدین حسن بن ابی طالب المعروف فاضل آبی لکھتے ہیں: **قال أن الاصحاب عملوا بمراسيل البزنطي.**

(جواهر الكلام، ج23، ص180، مصنف الشيخ محمد حسن النجفي المتوفي 1266ھ)

ترجمہ: علماء اعلام نے ابی نصر بزنطی کی مراسیل پر بھی عمل کیا ہے الشیخ طوسی اپنی کتاب عدۃ الاصول میں فرماتے ہیں: « **والبزنطي لا يروي إلا عن ثقة** ».

ترجمہ: بزنطی صرف ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔

(جواهر الكلام، ج23، ص180، مصنف الشيخ محمد حسن النجفي)

39. يحيى بن قاسم (أبو بصير الأسدي) المتوفي 150ھ: اس عبد صالح نے امام صادقین امام محمد باقر تاریخ شہادت 126ھ امام جعفر صادق تاریخ شہادت 148ھ سے روایات نقل کی ہیں، علماء رجال نے انہیں ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔ اور ان کی وثاقت کسی دلیل کی محتاج نہیں۔

نوٹ: بعض خطی نسخوں میں القاسم کی بجائے ابی قاسم بھی آیا ہے اور اس سے مراد بھی ابو بصیر اسدی ہیں۔
(رجال النجاشي، ص441، باب اليا مصنف الشيخ الجليل ابو عباس احمد بن علي بن احمد بن عباس النجاشي الأسدي الكوفي المتوفي 450ھ)

40. ابان بن تغلب بن رباح أبو سعيد البكري المتوفي 141ھ: خداوند کریم نے آپ کو امام علی ابن الحسینؑ (95ھ) اور امام صادقین علیہم السلام کی صحبت اور زیارت کا شرف بخشا ہے اور آپ نے ان تین اماموں سے روایات نقل کی ہیں:

« قَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ ؑ اجْلِسْ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ وَأَفْتِ النَّاسَ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يُرَى فِي شِيعَتِي مِثْلُكَ ».

(رجال النجاشي، ص10، باب ألف)

ترجمہ: امام علیہ السلام نے فرمایا اے ابانؓ شہر کی مسجد میں بیٹھ اور لوگوں کو فتویٰ دو میں پسند کرتا ہوں کہ لوگ ہمارے شیعوں کے درمیان تم جیسے شیعہ کو دیکھیں۔

41. جابر بن يزيد الجعفي: آپ کو امام صادقینؑ کی صحبت کا شرف حاصل ہوا متوفی 128ھ محدث اعظم شیخ عباس قمی اپنی کتاب سفینۃ البحار ج1 ص363 پر۔
مادہ جبر کے ضمن میں لکھتے ہیں: « جابر الجعفي كان عند صادق بمنزلة سلمان من رسول الله ».
ترجمہ: جناب جابر جعفیؒ کا مقام امام صادق علیہ السلام کی بارگاہ اقدس میں وہی ہے جو جناب سلمان محمدیؓ کا بارگاہ رسالت میں ہے۔
شیخ عباس قمی جناب جابر جعفیؒ کی مدح صراحی کرتے ہوئے لکھتے ہیں: « يقال انتهى علم الإمامؑ على

اربعة نفر اوّلهم سلمان والثاني جابر بن يزيد الجعفي ».

ترجمہ: یہ چیز لوگوں کی زبانوں پر عام تھی آئمہ ھدی علیہم السلام کے علوم چار افراد تک منتھی ہوتے ہیں ان میں سے پہلے فرد جناب سلمان محمدیؓ اور دوسرے جناب جابر جعفیؓ ہیں۔

« ذكره علماء الجمهور صرح بكونه عالماً شيعيا رافضياً ».

ترجمہ: اکثر علماء اہلسنت نے جناب جابرؓ کے شیعہ رافضی عالم ہونے کی صراحت کی ہے۔

(الاختصاص) « عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْحَلَّالِ قَالَ اخْتَلَفَ أَصْحَابُنَا فِي أَحَادِيثِ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ فَقُلْتُ أَنَا أَسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلْتُ ابْتَدَأَنِي فَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ جَابِرَ الْجُعْفِيِّ كَانَ يَصْدُقُ عَلَيْنَا لَعَنَ اللَّهُ الْمُغِيرَةَ بْنَ سَعِيدٍ كَانَ يَكْذِبُ عَلَيْنَا ».

ترجمہ: راوی بیان کرتا ہے کہ علماء نے جناب جابر جعفیؓ کی احادیث میں اختلاف کیا اور میں جناب جابر جعفیؓ کے متعلق پوچھنے کے لیے امام صادق علیہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور جیسے ہی میں وہاں پہنچا تو امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ جابر جعفیؓ پر رحمت فرمائے وہ ہمارے متعلق سچ بولنے والا تھا اور اللہ مغیرہ بن شعبہ پر لعنت کرے جس نے ہمارے متعلق جھوٹ بولے۔

« جابر بن يزيد جعفي هو من أجلا الرواة وأعظم الثقات بل هو من جملة الأسرار هم وحفظة كنوز اخبارهم ».

ترجمہ: جناب جابر جعفیؓ کا جلیل القدر راویوں اور بڑے ثقہ لوگوں میں شمار ہے اور جناب جابرؓ معصوم علیہ السلام کے راز دان اور ان کی احادیث طیبہ کے حافظ ہیں۔(منتهى المقال في أحوال الرجال الشيخ محمد بن اسماعيل المازندراني المتوفي 1216ھ)

42. جابر بن عبد الله الأنصاري المتوفي 79ھ: آپؓ بیعت عقبی ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ شریک تھے اور نبی کریمؐ کے ساتھ 18 غزوات میں شرکت کی پھر ان کے بعد امیر المؤمنین علیہ السلام کے ہمراہ جنگ صفین (37ھ) میں معاویہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ (60ھ) کے خلاف جنگ میں شرکت کی نبی کریمؐ نے آپ کو وصیت فرمائی تھی کہ اگر آپ میرے بیٹے محمد باقرؑ کا زمانہ پائیں تو انہیں میرا

سلام کہنا اور سید الشہداءؑ کی شہادت عظمیٰ کے بعد آپ کی قبر مطہر کے پہلے زوار جناب جابرؓ ہی ہیں اس عبد صالح نے 94 سال کی عمر پائی آپ کا اور جناب سلمان محمدیؓ (المتوفی 36ھ) کا مدفن مبارک عراق کے شہر مدائن میں ہے وہاں ہزاروں مؤمنین زیارت کے لیے جاتے ہیں اور ان کی زیارت کے صدقے مؤمنین کی دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں علمائے رجال نے آپ کا شمار ثقہ راویوں میں کیا ہے ایسے صحابی رسولؐ کے پاؤں کی خاک کو شیعان علی علیہ السلام اپنی آنکھوں کا سرمہ سمجھتے ہیں۔

خدا ہمیں ایسے مخلص فی الدین صحابہ رسولؐ کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سوال: کیا مضمون روایت کے ذریعے روایت کی سند کے ضعف کا جبران کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق علماء اعلام کیا فرماتے ہیں؟

جواب: آیت اللہ العظمیٰ محمد حسین نائینی صاحب (اجود تقریرات متوفی 1934ء)۔

آیت اللہ العظمیٰ آقائی حافظ بشیر حسین النجفی (دام ظلہ الوارف) صاحب (کتاب مرقات الأصول)۔

آیت اللہ العظمیٰ سید عبد الاعلی سبزواری صاحب (تفسیر مواہب الرحمان متوفی 1414ھ)۔

یہ علماء اعلام فرماتے ہیں اگر کسی روایت میں دو خصوصیات پائی جاتی ہوں تو مضمون روایت ضعف سند کا جبران کر سکتی ہے۔

اولاً: اس روایت کا مضمون فصاحت و بلاغت اور دقت معنوی کے لحاظ سے اتنا بلند و بالا ہو جو معصومین علیہم السلام کی زبان اطہر کے سوا کسی عام عالم کی زبان سے صادر ہی نہ ہو سکتا ہو۔

ثانیاً: اس روایت کے معنی اور مفاہیم عقائد اور نظریات سے متعارض نہ ہوں تو ایسی روایت روایات مؤثقہ کے زمرہ میں داخل ہوتی ہیں۔

بالفرض اگر اس بات کو تسلیم بھی کر لیا جائے کہ حدیث کساء کی سند ضعیف ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا حدیث کساء کے معانی اور مفاہیم عقائد اور نظریات کیساتھ متعارض ہیں یا نہیں اگر غور سے دیکھا جائے تو حدیث کساء کے معانی اور مفاہیم دین کی اساس کو متعارض ہونے کی بجائے دین کی اساس کو استحکام بخشتے ہیں اس بنا پر اس کی سند پر اشکال کا بہانا بنا کر اس کی اہمیت کو مؤمنین کے قلوب سے کم کرنا ناانصافی ہو گی۔

نیز فقہاء اسلام فرماتے ہیں صحیح السند روایت کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب کسی شی کے وجوب یا حرمت کو ثابت کرنا مقصود ہو لیکن مستحبات اور سنن کے اثبات کے لیے تسامح فی ادلۃ تسنن کے تحت روایت مرسلہ اور ضعیفہ سے بھی استدلال کرنا جائز ہے جیسا کہ شیخ الفقہاء الشیخ مرتضیٰ الانصاری اپنی کتاب رسائل فقہیہ کے صفحہ 62 پر نقل کرتے ہیں:

« **الاخبار الضعيفة في مقام الاستحباب بمنزلة الصحاح** ».

ترجمہ: اخبار ضعیفہ مقام استحباب میں نازل منزلہ روایت صحیحہ کے ہوتی ہیں۔

جیسا کہ الشیخ انصاریؒ فرماتے ہیں:« **كما إن شيء المستحب إذا طرح عليه عنوان نذر يصير واجباً كذلك الشيء المباح في الواقع إذا بلغ فيه شيء من الثواب بالخبر ضعيف يصير مستحباً** ».

ترجمہ: اگر کوئی شی فی الواقع مستحب ہو اور اس پر نذر کا عنوان صادق آجائے تو اس کا بجالانا واجب ہو جاتا ہے اسی طرح اگر کوئی شی فی الواقع مباح ہو اور روایت ضعیفہ میں مکلف کے لیے ثواب مذکور ہو تو اس کو بجالانا مستحب ہو تا ہے، بہر حال حدیث کساء کی تلاوت قضاء حاجات تقرب خداوندی صحت یابی اور گھر میں خیر برکت کے حصول کے لیئے عمل مستحسن ہے۔

نوٹ: مندرجہ ذیل علماء اعلام کے نزدیک قاعدہ "التسامح فی ادلۃ السنن" معتبر ہے:

1. **زين الدين بن علي الجبعي العاملي المعروف بـ (الشهيد الثاني) 965 هـ.**
2. **الشيخ الأعظم شيخ مرتضى الأنصاري المتوفي 1281هـ.**
3. **الشيخ محمد حسن صاحب جوهر الكلام المتوفي 1266هـ.**
4. **السيد محسن الحكيم صاحب حقائق الاصول المتوفي 1390هـ.**
5. **السيد محمد كاظم اليزدي صاحب العروة الوثقىٰ المتوفي 1373هـ.**

تكملة

آية الله السيد ذيشان حيدر جوادي النجفي (المتوفي2000ء): اپنی کتاب نقوش عصمت کے صفحہ

192 پر لکھتے ہیں کہ بعض حضرات نے حدیث کساء کی سند سے ناواقفیت کی بناپر روایت کی ابتدا میں لفظ روی عن فاطمۃ الزہراؑ دیکھ کر اعتراض کیاہے کہ اس حدیث کا راوی مجہول ہے اور کسی مجہول صیغہ سے شروع ہونے والی روایت معتبر نہیں ہوتی۔

جواب: آقاجوادی مرحوم اس اعتراض کے جواب میں فرماتے ہیں ایساہر گز نہیں بلکہ یہاں لفظ روی بطور اختصار یابطور احترام استعمال ہواہے یہ حدیث کساء کی سند کے ضعف کی دلیل نہیں ہے

سوال: دعائے کمیل کی سند بیان کریں؟

جواب: شیخ الطائفہ محمد بن حسن طوسی اپنی کتاب مصباح المتہجد کے صفحہ 493 پر رقم طراز ہیں: « رُوِيَ أَنَّ كُمَيْلَ بْنَ زِيَادٍ النَّخَعِيَّ رَأَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؑ سَاجِداً يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْء....إلى آخره ».

ترجمہ: مروی ہے کہ کمیل بن زیاد النخعی الیمانی (تاریخ شہادت: 83ھ اس عبد صالح نے 90 سال کی عمر پائی تھی) نے امیر المؤمنینؑ کو نصف شعبان میں سر سجدے میں رکھئے ہوئے اس دعا کو (دعا کمیل) پڑھتے ہوئے دیکھا۔

نوٹ: اس دعا کو دعائے خضر علیہ السلام بھی کہتے ہیں۔

سوال: کن کن علماء اعلام نے حدیث کساء کو اپنی کتب میں ذکر کیاہے؟

جواب: مندرجہ ذیل علماء اعلام نے اس حدیث مبارکہ کو اپنی اپنی کتب میں ذکر کیاہے:

1. (كتاب احقاق الحق) قاضي نور الله الشوستري المتوفي **1019**ھ الحاشية السيد شهاب الدين المرعشي النجفي المتوفي **1411**ھ.

2. (كتاب الغرر الاخبار والدر الآثار في مناقب الاطهار) و (كتاب إرشاد قلوب) الحسن بن أبي الحسن محمد الديلمي المتوفي **717**ھ.

3. (كتاب من فقه الزهراء ؑ) آية الله العظمیٰ سيد محمد الحسيني الشيرازي المتوفي

1422هـ.

4. (كتاب في رحاب حديث الكساء) الشيخ علي حيدر المؤيد......وغيره.

مراجع عظام اور حدیث کساء کی تلاوت!

سوال: مراجع عظام روزہ کی حالت میں حدیث کساء کی تلاوت کے بارے میں کیا حکم شرعی بیان فرماتے ہیں؟

جواب: ہم نے مراجع عظام کی خدمت اَقدس میں اس سوال کو پیش کیا کہ روزہ کی حالت میں معروف حدیث کساء کی تلاوت کرنا شرعی طور پر کیا حکم رکھتی ہے۔

آیت اللہ العظمیٰ حافظ بشیر حسین النجفی (دام ظلہ الوارف) (تاریخ ولادت:1942ء)

اس مذکورہ سوال کے جواب میں فرماتے ہیں قصد قربت کی نیت سے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

آیت اللہ العظمیٰ السید علی الحسینی السیستانی (دام ظلہ الوارف) (تاریخ ولادت: 1923ء)

فرماتے ہیں حدیث کساء کو روزہ کی حالت میں رجاء مطلوبیت کے قصد سے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

آیت اللہ العظمیٰ السید محمد سعید الحکیم الطباطبائی (دام ظلہ الوارف) (تاریخ ولادت: 1932ء)

فرماتے ہیں حدیث کساء کو روزہ کی حالت میں رجاء مطلوبیت کے قصد سے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

آیت اللہ العظمیٰ الشیخ اسحاق الفیاض (دام ظلہ الوارف) (تاریخ ولادت: 1930ء)

فرماتے ہیں حدیث کساء کو روزہ کی حالت میں رجاء مطلوبیت کے قصد سے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مزید تسلی کے لیئے:

جو صاحبان علماء اعلام و محدثین عظام کے حالات وواقعات اور ان کے علمی مقام اور ان کی وثاقت اور جلالت کا تفصیلی جائزہ لینا چاہتے ہوں وہ مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں:

1. أعيان الشيعة السيد محسن آمين الآملي.

2. أمل الآمل الشيخ محمد بن حسن حر الآملي.

3. تكملة أمل الآمل السيد حسن صدر.

4. رياض العلماء عبد الله آفندي وغيره.

تمت بالخير

والحمد لله رب العالمين!

والسلام على من أتبع الهدى

3/7/2019

مؤلف کی دیگر تألیفات:

القول المختوم فی رد زواج ام کلثوم علیہا السلام

دفاع عزاداری سید الشہداء علیہ السلام اور علماء شیعہ

بشارت الکونین باقامۃ الماتم علی الحسین علیہ السلام

عزاداری سنت معصومین علیہم السلام

وقت افطار قرآن و سنت کی روشنی میں

الجمع بین الصلاتین